655

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،27۔جنوری2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2012)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

قاعدہ 87 کے تحت تحریک

جناب محمد محسن خان لغاری، ایم پی اے کی پیش کردہ تحریک التواء نمبر 3/2012

سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے مسئلے پر بحث

جناب محمد محسن خان لغاری، ایم پی اے تحریک پیش کریں گے کہ

"اب اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔"

(تحریک التواء نمبر 3/2012 کی نقل گوشوارہ میں لف ہے)

657

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،27۔جنوری 2012

(یوم الجمع،3۔ربیع الاوّل 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝١ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢
أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝٣ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن
نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝٤ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝٥ يَسْأَلُ
أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝٦ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا
لَا وَزَرَ ۝١١ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝١٢

سورة القِيَامَة آیات 1تا12

ہم کو روز قیامت کی قسم (1) اور نفس لوامہ کی (کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے) (2) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟ (3) ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں (4) مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود سری کرتا جائے (5) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ (6) جب آنکھیں چندھیا جائیں (7) اور چاند گہنا جائے (8) اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں (9) اُس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں؟ (10) بے شک کہیں پناہ نہیں (11) اُس روز تیرے پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے (12)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

پیکر دلربا بن کے آیا، روح ارض و سما بن کے آیا
سب رسولِ خدا بن کے آئے، وہ حبیبِ خدا بن کے آیا
حضرت آمنہ کا دلارا، وہ حلیمہ کی آنکھوں کا تارا
وہ شکستہ دلوں کا سہارا، بے کسوں کی دعا بن کے آیا
تاجداروں نے دی ہے سلامی، بادشاہوں نے کی ہے غلامی
بے مثال اس کا اسم گرامی، مصطفیٰ مجتبیٰ بن کے آیا
کیا ظہوری لکھے نعت اس کی، مدح کرتا ہے قرآن جس کی
نعت پڑھتا ہے حسّان جس کی، وہ میرا رہنما بن کے آیا

سوالات

(محکمہ ہائرایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائرایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پیشتر کہ آپ سوال کا نمبر بولیں تو سپیکر boxمیں ڈاکٹر پیٹر جے ڈیورڈ جو پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر چرچ آف سکاٹ لینڈاور ورلڈ چرچ کونسل کے اتھارٹی ہیں، کو ہم اس ایوان میں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: پہلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، dispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2581 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گرلزکالج باغبانپورہ لاہور میں طالبات کی تعداد ودیگر مسائل

*2581: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گرلزکالج باغبانپورہ لاہور میں کل کتنی طالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ب) مذکورہ کالج میں طالبات کے لئے کل کتنے کمرے ہیں؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں طالبات آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ طالبات کی تعداد کے لحاظ سے کمروں کی کمی کے باعث متعدد کلاسیں کھلے آسمان تلے ہوتی ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے توکیا حکومت متذکرہ کالج میں طالبات کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے کمرے بنانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک، اگر نہیں توکیوں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ میں طالبات کی تعداد 3216 ہے۔

(ب) مذکورہ کالج میں طالبات کے لئے کل 22 کمرے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔طالبات کے لئے صاف پانی پینے کا انتظام ہے۔ٹھنڈے پانی کے الیکٹرک کولرز لگے ہوئے ہیں۔اس کے علاوہ سٹیل کے بڑے حمام پانی کے لئے دستیاب ہیں۔

(د) درست ہے۔

(ہ) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے ایک Provision of missing facilities in Government College Baghbanpura, Lahore. اگلے سال کی ADP میں شامل کر لی ہے یہ جیسے ہی منظور ہو گی تو محکمہ ہائر ایجوکیشن فنڈز جاری کر دے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں لکھا ہے کہ "صاف پانی کے انتظامات موجود ہیں، ٹھنڈے پانی کے الیکٹرک کولر بھی لگے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ سٹیل کے بڑے حمام پانی کے لئے دستیاب ہیں۔" یہ بڑے سٹیل کے حمام کے پانی کو تھوڑا سا define کر دیں کہ یہاں سٹیل کے حمام کا کیا مقصد ہے کیونکہ جب ٹھنڈے پانی کے کولر موجود ہوں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): شکریہ۔ جناب سپیکر! کالج میں واسا نے پینے کے پانی کی سپلائی اور پانی سٹور کرنے کے لئے اپریل 2010 میں نئی پائپ لائن بچھائی اور محترمہ جنہیں حمام کہہ رہی ہیں یہ وہ ٹینکر ہیں جنہیں حمام لکھ کر بھجوا دیا گیا اور جس کی میں وضاحت کر دیتا ہوں کہ وہاں پر دو نئے ٹینکر جیسے واٹر ٹینک کہتے ہیں، لگائے گئے اور تین عدد نئے واٹر کولر ہیں تو اس وقت وہاں پر کل سات واٹر کولرز ہیں جن پر فائبر گلاس کی چھت بھی لگائی گئی ہے تاکہ پانی اور طالبات کو دھوپ سے بچایا جا سکے اور یہ سارا کام کالج انتظامیہ اور اساتذہ و طالبات نے اپنی مدد آپ کے تحت کیا ہے۔

جناب سپیکر: شاباش ان طالبات اور سٹاف کو بھی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے اگلے سال کی A.D.P میں missing facilities کو add کر لیا ہے تو یہاں missing facilities کمرے سے ملحقہ ہے کیونکہ

missing facilitiesمیں وہاں پر فرنیچر کی بھی بہتproblem ہے، کیا یہاں کمرے تعمیر کئے جائیں گے یا فرنیچر کے مسئلے کو بھی حل کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!missing facilitiesکے حوالے سے اس کالج کی سمری وزیراعلیٰ کو بھیج دی گئی ہے۔ انہیں وہاں پر نئے کمرے بھی درکار ہیں کیونکہ طالبات کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے جس کی وجہ سے انہیں مسائل درپیش ہیں۔ وہاں پر نئے کمرے بھی بنیں گے اور ساتھ ہی فرنیچر بھی فراہم کیا جائے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: شکریہ۔ جناب سپیکر!2009میں سوال دیا گیا تھا اور 2012میں جواب آیا ہے تو missing facilitiesکو کس سال کی A.D.Pمیں شامل کیا ہے اس کی وضاحت کر دیں کیونکہ تین سال میں تو اس کا جواب آیا ہے اور مزید کتنا عرصہ لگے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!A.D.Pکے لئے سمری تقریباً ایک ماہ پہلے وزیراعلیٰ صاحب کوmoveکی گئی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! سٹیل کے حمام اور اس طرح کی چیزیں پانی کے لئے کالجوں اور سکولوں میں دی جاتی ہیں، یہ یہاں پر ہی نہیں ہیں بلکہ overall پنجاب میں ہم نے دیکھا ہے کہ اسی طرح کے انتظامات ہیں، پچھلے سال ہم نے ڈینگی کی وجہ سے بہتsufferکیا اور ڈینگی کی پرورش صاف پانی پر ہوتی ہے تو میری گزارش ہے کہ کیا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ اسے کسی اچھے نظام میں بدلے اور حمام کو ختم کرکے کوئی ایساfoolproofٹینک رکھیں تاکہ ڈینگی سے بچا جا سکے اور ہم ڈینگی کے خلاف کوئی اچھا اقدام کر سکیں کوئی اس طرح کا انتظام کیا ہے تو بتایا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): پھر یہ حمام کہہ رہے ہیں حالانکہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ واٹر ٹینک کلی طور پر بند ہوتا ہے اور اسی طرح حمام بھی دیکھا جائے تو وہ بھی بند ہوتا ہے جس پر ڈینگی نہیں آ سکتا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: On her behalf sir, question No 3497 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ آمنہ الفت کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پبلک لائبریری کی رجسٹریشن سوسائٹی و دیگر تفصیلات

*3497: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک لائبریری کی رجسٹریشن The Societies Act 1860 کے تحت ہوئی تھی اور یہ لائبریری وقف اراضی پر بارہ دری میں قائم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 8۔مئی 2009 کو حکومت نے مذکورہ لائبریری کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے اگر ہاں تو کیوں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ لائبریری کو واپس اس کی مینجنگ کمیٹی کے حوالے کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) بمطابق ریکارڈ!

پنجاب پبلک لائبریری، لاہور کا قیام جناب لارڈ سر چارلس ایچی سن جو کہ اس وقت پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر تھے، کے حکم پر نومبر 1884 میں عمل پذیر ہوا ہے اور یہ لائبریری مغلیہ دور کی معروف تاریخی عمارت بارہ دری وزیر خان میں قائم کی گئی جہاں آج تک قائم ہے۔ جسے بعد میں یعنی 1891 میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹر کرا دیا گیا جس کا انتظام و انصرام ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ پہلے اس کے سربراہ سیکرٹری تعلیم حکومت پنجاب رہے جبکہ ان دنوں بورڈ آف گورنرز ہے جس کے سربراہ عزت مآب چیف سیکرٹری

حکومت پنجاب ہیں۔بارہ دری وزیر خان کی نگرانی محکمہ آثار قدیمہ، حکومت پاکستان کے سپرد ہے اور یہ وقف اراضی پر قائم ہے۔

(ب) ہاں!بلاشبہ 8۔مئی2009 کو حکومت نے لائبریری کو اپنی تحویل میں لے کر اس کا انتظام مینجنگ کمیٹی کی بجائے بورڈ آف گورنرز کے سپرد کر دیا ہے:

1۔ آئینی اور قانونی اعتبار سے صوبائی حکومت یعنی محکمہ تعلیم ہی اس کا سربراہ رہا ہے اور سالانہ گرانٹ بھی جاری کرتا ہے۔اگر وقتی طور پر کسی جانب سے گورنمنٹ اپنی پراپرٹی کسی نجی ایجنسی کی ملکیت میں دے دے تو وہ واپس لینے کی بھی مجاز ہے۔

2۔ جب سے لائبریری لائف ممبران کی تحویل میں رہی اس کا کثیر الجہتی نقصان ہوا۔گورنمنٹ فنڈز کا بے جا استعمال ہوتا رہا جس سے لائبریری کو کوئی فائدہ نہ ہوا اور سٹاف کی ترقیاں بھی اپنے من پسند افراد کو دی گئیں جس سے باقی ماندہ لائبریری سٹاف میں ہیجانی کیفیت طاری رہی اور وہ احتجاج کرتے رہے۔

3۔ یہ ہماری صوبائی حکومت کے احسن اقدام میں سے ایک پختہ قدم تھا کہ اس نے اجڑی ہوئی لائبریری کو دوبارہ اپنی تحویل میں لے کر اس کا نظم و نسق درست کیا ہے۔

4۔ 1885 سے 1987 تک لائف ممبران کی نمائندہ تعداد صرف اور صرف دو تھی۔1987 سے 1991 یعنی صرف چار سال کے عرصہ میں تعداد دو سے چار اور چار سے چھ تک آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بڑھادی گئی جبکہ لائبریری آئین میں اس کی قطعاً گنجائش نہ تھی۔

(ج) لائبریری کا انتظام پہلے مینجنگ کمیٹی کے سپرد تھا۔جب سے گورنمنٹ نے لائبریری کو اپنی تحویل میں لیا ہے مینجنگ کمیٹی کی جگہ B.O.G تشکیل دیا گیا ہے اور لائبریری کے انتظامی امور کو چلانے کا اختیار B.O.G کو دے دیا گیا ہے لہذا اس ضمن میں محکمہ قانون کی رائے کی روشنی میں فیصلہ کرنا قرین انصاف ہوگا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: یہاں لکھا ہوا ہے کہ "8۔مئی2009 کو حکومت نے لائبریری کو اپنی تحویل میں لے کر اس کا انتظام مینجمنٹ کمیٹی کی بجائے بورڈ آف گورنرز کے سپرد کر دیا ہے۔" سب سے پہلے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کون سے قانون کے تحت محکمہ تعلیم نے اسے اپنی تحویل میں لیا ہے اور اگر تحویل میں لے لیا ہے تو اس کی دیکھ بھال آثار قدیمہ ابھی تک کیوں کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ ایک تاریخی اور پرانی عمارت ہے جس کا قیام 1884 میں عمل پذیر ہوا۔ اس کی مینجمنٹ کی problemاس کی financialاور مینجمنٹ کی خرابیاں تھیں جس کی وجہ سے اس لائبریری کا انتظام 8۔ مئی2009 کو حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے Registration of Societies Act 1860کے تحت یہاں پر بورڈ آف گورنرز بناکرtakeover کیا جس کے چیئرمین چیف سیکرٹری پنجاب کو مقرر کیا گیا۔ وہاں پر بورڈ آف گورنرز مقرر کرکے لائبریری کا تمام انتظام اس کے سپرد کیا گیا۔ بورڈfinancialاور مینجمنٹ کے حوالے سے جو بھی recommendationsدیتا ہے تو اس کے مطابق حکومت پنجاب وہاں پر تمام معاملات دیکھتی ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنا سوال دیتی نہیں ہیں اور دوسروں کے سوال پر بات کرکے کوشش کرتی ہیں کہ خود کو اس میں شامل کروں یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! ہمارے سوالوں کی باری ہی نہیں آتی۔

جناب سپیکر: آئے گی۔ کیوں نہیں آئے گی؟

رانا محمد افضل خان: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پنجاب پبلک لائبریری بے شک پنجاب کی سب سے بڑی اور بہترین لائبریری ہے جہاں تین لاکھ سے زائد کتب ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس بارے میں یہ تاثر ہے کہ عام آدمی وہاں نہیں جا سکتا تو اس کی ممبر شپ کا کیا طریق کار ہے اور کیا عام لوگ ان تین لاکھ کتب اور اس ماحول سے مستفید ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پنجاب پبلک لائبریری بالکل اس طرح نہیں ہے بلکہ وہاں پر ممبر شپ کاproper criteriaبنا ہوا ہے جس کے مطابق وہاں پر لوگ جاتے ہیں اور اس کے ممبروں کی تعداد لاکھوں میں ہے جبکہ 80ہزار سے زائد سالانہ ممبران وہاں کی کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! جز(ب) کے نمبر 2 میں لکھا گیا ہے کہ "جب سے لائبریری لائف ممبران کی تحویل میں رہی اس کا کثیر الجہتی نقصان ہوا"۔ ابھی محترم منسٹر صاحب نے بھی بتایا کہ اس میں financial losses بھی ہوئے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ financial losses کتنے ہوئے اور کیا ذمہ داران کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج کروائی گئی اور ان سے کوئی recovery ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس لائبریری کا انتظام کافی عرصہ تک مینجمنٹ کمیٹی کے پاس رہا اور نقصانات کی وجہ سے ہی ہم نے اسے change کرتے ہوئے حکومت کی تحویل میں لیا۔ میں معزز ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ وہاں پر جو مینجمنٹ کمیٹی مقرر کی گئی تھی انہوں نے ایک طرح سے لائبریری پر قبضہ کیا ہوا تھا جو ہم نے چھڑوایا ہے۔ گورنمنٹ کی یہی بہت بڑی achievement ہے۔ کئی سالوں سے کورٹس میں کیس چل رہے تھے۔ ایک وکیل صاحب تھے جو اس کمیٹی کے چیئرمین تھے، ہم نے properly اس کا چارج لیا اور اب لائبریری کے معاملات بہتر ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ ثمینہ خاور حیات کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! On her behalf (معزز خاتون ممبر نے محترمہ ثمینہ خاور حیات کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4011۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آنریری ٹیچنگ اسسٹنٹس کے مسائل

*4011: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہ ستمبر 2008 میں پنجاب بھر کے کالجز میں گریڈ17 کی اسامیوں پر اساتذہ بھرتی کئے گئے جن کو Honorary Teaching Assistant کا نام دیا گیا اور ان کا ماہانہ اعزازیہ -/8000 روپے مقرر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنر راج کے دوران مذکورہ اساتذہ کو حالانکہ وہ کوالیفائیڈ تھے اور معاوضہ بھی کم تھا، فارغ کر دیا گیا جس سے ان کے خاندان مالی مشکلات کا شکار ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اساتذہ کو دوبارہ ملازمت دیکر مسئلہ حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں!

(ب) HTA,s کو چھ ماہ کے لئے رکھا گیا تھا اس کے بعد تین ماہ کے لئے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کی منظوری سے توسیع دی جا سکتی تھی۔ان کی چھ ماہ پورے ہونے پر ملازمت خود بخود ختم ہو جاتی تھی۔اس میں گورنر راج کا کوئی عمل دخل نہ ہے۔

(ج) بہت سے لیکچرارز Male/Female کی اسامیاں بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن پُر کی جا سکتی ہیں جہاں پر پھر بھی اسامیاں خالی رہ گئیں ان کے لئے HTA,s دوبارہ بھرتی کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو درخواست کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو درخواست دی جا چکی ہے۔ میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس درخواست پر کب تک عملدرآمد ہوگا اور یہ کب دی گئی تھی کیونکہ اس سوال کو تقریباً ڈیڑھ سال ہو چکا ہے، میرا ان سے دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی اسامیاں ہیں جو ابھی بھی پوری نہیں ہوئی ہیں ان کی تعداد کتنی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، internee

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا تھا، میں پہلے جز کا جواب دے دوں۔ جب یہ سوال کیا گیا تو اس وقت HTAs یعنی Honorary Teachers Assistant کے طور پر کالج میں recruitment ہوتی تھی اور اس وقت ہم اِس کو CTI کہتے ہیں یعنی

College Teacher Internee کے طور پر stopgap arrangement کے لئے ان کو کالج میں recruit کرتے ہیں۔اس وقت ہماری جتنی بھی stopgap arrangement ہے، تمام کالجوں کے پرنسپل صاحبان authorized ہوتے ہیں کہ وہ C.T.Is recruit کر سکتے ہیں۔ ہماری اس وقت تقریباً چار ہزار کے قریب لیکچرارز کی اسامیاں خالی ہیں۔ جس میں سے پچیس سو کے قریب کا process چل رہا ہے اور daily basis پر ہمارے پاس لیکچرارز آ رہے ہیں۔ ہم نے پنجاب میں تقریباً پچیس سو کی requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی تھی جس میں سے تقریباً سات آٹھ سو کے قریب لیکچرارز آ چکے ہیں۔ چونکہ daily basis پر آ رہے ہیں اس لئے میں یہاں exact figure نہیں بتا سکتا۔ وہ آتے جا رہے ہیں اور ہم انہیں کالجوں میں بھیجتے جا رہے ہیں۔ جو Internees ہیں پھر ان کا role ختم ہو جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جواب میں یہ ہے کہ H.T.As دوبارہ بھرتی کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو درخواست کی جا چکی ہے۔ کیا آپ نے current status بتایا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے یہی بتایا ہے کہ اب یہ H.T.As نہیں ہیں بلکہ C.T.I ہیں اور مختلف مضامین کے C.T.I کالجوں میں پڑھا رہے ہیں۔ میں اس معزز ایوان کو ایک چیز بتانا چاہتا ہوں کہ H.T.As جس حوالے سے یہ سوال کیا گیا ہے اس کے contract میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ صرف ایک سال کے لئے پوسٹ ہو گی۔ یہ لوگ کورٹ میں بھی گئے ہیں اور انہوں نے سب کچھ کیا لیکن یہ permanently recruit نہیں ہو سکتے۔ یہ stopgap arrangement ہے اور اس کی terms and conditions میں سارا کچھ درج ہے۔ ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو یہ کہا ہے کہ جو H.T.As جو کورٹ میں گئے تھے اور جنہوں نے ایک سال تک ہمارے کالجوں میں بطور Internee پڑھایا ہے انہیں پانچ نمبر دیئے جائیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم مسئلہ اس لئے ہے کہ آج ہم recruitment یا نوکریاں دینے کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں پر انہوں نے خود بتایا ہے کہ چار ہزار اسامیاں خالی تھیں۔ کچھ ہی

دن پہلے جیل خانہ جات میں بھی اس قسم کی صورتحال سامنے آئی تھی کہ بہت ساری اسامیاں خالی ہیں۔اس کے بعد ہم نے یہاں ایک اور ڈیپارٹمنٹ بھی discus کیا تھا۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ ان تمام جتنی بھی جگہوں پر، اب دیکھیں کہ stopgap arrangement یا Internees کو بھرتی کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے صرف سات سو اسامیوں کے لئے پبلک سروس کمیشن کو کہا ہے۔ چار ہزار اور سات سو کا مطلب ہے کہ ابھی بھی تقریباً تین ہزار لوگ ایسے ہیں جن کو آپ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کر سکتے ہیں۔اسی طرح دوسرے محکموں میں بھی unemployment بہت بڑا کا gap نظر آ رہا ہے۔ میں نے پہلے بھی درخواست کی تھی کہ اس اسمبلی کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو تمام محکموں کی خالی اسامیوں کو tabulate کرے۔کیا لوگوں کو مستقل بنیادوں پر روزگار دینے کا سلسلہ شروع کرنے کا کوئی ارادہ ہے، آپ کوئی حکم فرما سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ خود ہی بات کریں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! لیکچرارز کی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے recruitment ہوتی ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ ہم نے پچھلے سال 2500 لیکچرارز کی requisition دی تھی۔ پبلک سروس کمیشن کے procedure میں written ٹیسٹ پھر انٹرویو ہوتے ہیں اور اس کے بعد پبلک سروس کمیشن جن لوگوں کو qualify کرتا ہے ان کی بطور لیکچرار recruitment ہو جاتی ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم نے ان سے request کی تھی جو بڑے fast track پر چل رہا ہے اور ہم نے پبلک سروس کمیشن کو 2500 لوگوں کی demand بھیجی تھی اُن میں سے تقریباً سات آٹھ سو لوگ آ چکے ہیں۔اسی طرح روزانہ کی بنیاد پر تقریباً چالیس پچاس لوگ process سے final ہو کر ہمارے پاس آتے جا رہے ہیں۔ لیکچرار کی posting permanent ہوتی ہے جنہیں ہم اپنے کالجوں میں بھیج رہے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ یہ unrest پیرا میڈکس میں بھی ہو رہا ہے، جیل خانہ جات اور ایجوکیشن میں بھی ہو رہا ہے کہ وہ لوگ جو دو تین سال as Internees کام کرتے رہے ہیں انہیں صرف پانچ نمبر دے رہے ہیں۔ یقین کریں کہ جتنے بھی احتجاج آج شملہ پہاڑی پر ہو رہے ہیں وہ اسی لئے ہو رہے ہیں کہ یہ permanent arrangement نہیں ہے۔ جب پبلک سروس کمیشن نے declare کر دیا ہے کہ چار ہزار اسامیاں خالی ہیں جن کے انٹرویو چل رہے ہیں تو یہ کس قسم کا

جواب ہے کہ ہم تیس چالیس لوگ روزانہ بھیج رہے ہیں حالانکہ ایک ہی ٹائم پر پبلک سروس کمیشن کا امتحان ہوتا ہے پھر لوگوں کو انٹرویو کے لئے call کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو مزید expedite کریں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو بتانا چاہوں گا کہ پبلک سروس کمیشن 2500 اسامیوں کا اکٹھا ہی امتحان نہیں لیتا بلکہ اُن کا کیلنڈر مختلف آتا ہے کہ کس کس دن اور کتنے مہینوں میں cover up کرنا ہے کیونکہ وہ overall پورے پنجاب کے محکموں کے امتحانات لے رہے ہوتے ہیں۔ حکومت کا یہ ایک اچھا اقدام تھا کہ کالجوں میں جہاں پر اساتذہ نہیں تھے وہاں پر ہم نے فوری arrange کیا تھا تاکہ طالبعلموں کو اساتذہ مہیا کئے جا سکیں۔ اسی طرح ان کے کنٹریکٹ میں کہیں نہیں لکھا تھا کہ ہم انہیں permanent کریں گے۔ اسی وجہ سے ہم نے اُن کا نام internees رکھا تھا، وہ ایک سال کے لئے کام کریں گے اور انہیں پانچ نمبر دینا بہت مناسب تھا۔ اُن کے Internees کے جس delegation نے ہم سے ملاقات کی تھی انہوں نے خود اس سے agree کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4081 ہے لیکن اگر میں کہوں کہ وزیر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں تو مناسب ہوگا۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس House کا بہت قیمتی ٹائم ہے اسے بچائیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! انہیں پھر یہ کہہ دیں کہ جواب چھوٹا دیں اور clear دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ سپیکر کے فرائض انجام نہ دیا کریں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں تو جواب نہ پڑھوا کر انہیں relief دے رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا شکریہ

سیدہ ماجدہ زیدی: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2009، غیر معیاری مارکنگ کرنے پر اساتذہ کی نااہلی کی تفصیلات

*4081: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس سال میٹرک سالانہ امتحان 2009 کے پرچوں کی مارکنگ کے دوران گورنمنٹ ہائی سکول گورنر ہاؤس لاہور کے چار اساتذہ کو غیر معیاری مارکنگ کی شکایت پر نااہل قرار دیا گیا اگر ہاں تو ان کے نام، عہدہ، تعلیم اور تجربہ کے متعلق تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کو سال 2009 کے میٹرک کے امتحان کے پرچوں کی ری چیکنگ کے لئے کتنی درخواستیں امیدواروں کی طرف سے موصول ہوئیں اور کتنے امیدواروں کے پرچوں کی مارکنگ غیر معیاری قرار دی گئی، اوسطاً فی پرچہ کتنے نمبر ری چیکنگ کے دوران زائد دیئے گئے؟

(ج) ری چیکنگ کے تفصیلی طریق کار سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ امتحان میٹرک سالانہ 2009 کی جوابی کاپیوں کی مارکنگ کے دوران گورنمنٹ ہائی سکول، گورنر ہاؤس لاہور کے چار اساتذہ کو غیر معیاری مارکنگ کی وجہ سے نااہل قرار دیا گیا ہے۔ حقائق یہ ہیں کہ ان چاروں اساتذہ کو دفتر نے مضمون اردو میں سب ایگزامینر مقرر کیا تھا اور ان چاروں کی درخواستیں مسٹر فریدالدین سینئر ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی سکول، گورنر ہاؤس لاہور کی تصدیق شدہ ہیں۔ جس میں واضح طور پر تحریر ہے کہ یہ چاروں اساتذہ کلاس نہم + دہم کو پڑھانے کا تدریسی تجربہ رکھتے ہیں۔

تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ مارکنگ کے آغاز کے پہلے ہی دن دفتر کو ان چاروں اساتذہ کے خلاف ایک شکایت موصول ہوئی جس میں تحریر تھا کہ یہ چاروں اساتذہ کلاس نہم + دہم کو نہیں پڑھاتے لہذا ان سے مارکنگ نہ کروائی جائے۔ اس شکایت کو مدنظر رکھتے ہوئے سکول انتظامیہ سے رابطہ قائم کیا گیا۔ سکول انتظامیہ نے بھی اس کی تصدیق کی کہ واقعی یہ لوگ کلاس نہم + دہم کو نہیں پڑھاتے۔ تب دفتر نے ان سے مارکنگ نہیں کروائی لہذا ان کی طرف سے غیر معیاری مارکنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہیں مارکنگ کی وجہ سے نااہل قرار نہیں دیا گیا بلکہ دفتر کو غلط معلومات فراہم کرنے کی بناء پر انہیں بمطابق نوٹیفکیشن نمبر 07/S.Ex مورخہ 10-04-2009 نااہل قرار دیا جا چکا ہے فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے بمطابق درخواست (برائے تقرر سب ایگزامینر) جو دفتر میں محفوظ ہیں۔ ان اساتذہ کے کوائف مندرجہ ذیل ہیں:-

1- مسٹر شوکت علی، عہدہ وی ٹی، تعلیم بی اے، بی ایڈ، تجربہ 16 سال تدریسی جماعت نہم + دہم
2- مسٹر عبدالحمید، عہدہ او ٹی، تعلیم بی اے، او ٹی، تجربہ 23 سال تدریسی جماعت نہم + دہم
3- مسٹر محمود خان، عہدہ ایس وی، تعلیم بی اے، او ٹی، تجربہ 12 سال تدریسی جماعت نہم + دہم
4- مسٹر محمد سلیم، عہدہ ای ایس ٹی، تعلیم ایم اے، بی ایڈ تجربہ 25 سال تدریسی جماعت نہم + دہم

(ب) اس سال میٹرک کے امتحان سالانہ 2009 میں کل 198899 امیدواروں نے شرکت کی۔ اس میں سے صرف 1163 امیدواروں نے ری چیکنگ کے لئے درخواستیں دیں اور صرف 107 جوابی کاپیوں میں میزان وغیرہ کی معمولی غلطیاں پائی گئیں غلطیوں کی تصحیح کروا کر امیدواروں کو آگاہ کر دیا گیا اور انہیں جوابی کاپی دیکھنے کا موقع بھی دیا گیا تاکہ وہ اپنی تسلی کر لیں۔ یہ تاثر غلط ہے کہ یہ غلطیاں غیر معیاری مارکنگ کی وجہ سے تھیں۔

(ج) ری چیکنگ کا طریق کار یہ ہے کہ متذکرہ درخواستیں مجوزہ فارم پر مع فیس مبلغ -/600 روپے فی پرچہ رزلٹ کی اشاعت کے بعد 15 دن کے اندر وصول کی جاتی ہیں۔امیدواروں کی جوابی کاپیاں فرضی رولنمبروں کے حوالے سے نکالی جاتی ہیں اور پندرہ پندرہ جوابی کاپیوں کے پیکٹ تیار کر کے ری چیکنگ کمیٹیوں کے سامنے برائے مکرر پڑتال پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر مضمون کی ری چیکنگ کمیٹی دو افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ہر جوابی کاپی کو دونوں ممبران باری باری چیک کرتے ہیں۔اس چیکنگ میں حسب ذیل امور شامل ہیں، جو ری چیکنگ کی درخواست کی پشت پر درج ہیں۔فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ درخواست مقررہ فیس کے ساتھ ہر صورت میں مکمل کر کے نتیجہ کی اشاعت کے بعد 15 دن کے اندر بورڈ کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیے۔اصل بنک چالان بھی درخواست کے ساتھ چسپاں ہو۔ نامکمل اور غلط درخواست کسی صورت قابل قبول نہ ہو گی اور وہ امیدوار کو برائے درستی واپس کر دی جائے گی۔ جو درستی کے بعد مقررہ تاریخ تک ہر صورت میں بورڈ کے دفتر پہنچ جانی چاہیے۔

2۔ جوابی کاپی/کاپیوں کی مکرر پڑتال کی فیس مبلغ -/600 روپے فی کاپی کے حساب سے حبیب بنک لمیٹڈ 86 مزنگ روڈ لاہور یا بورڈ کی مقرر کردہ حبیب بنک کی کسی شاخ میں جمع کروائی جائے۔ عملی امتحان کی کاپی کی مکرر پڑتال بھی بورڈ کے قواعد کی رو سے ہو سکتی ہے۔فیس برائے مکرر پڑتال قابل واپسی نہ ہے۔البتہ جوابی کاپی میں غلطی پائے جانے کی صورت میں جوابی کاپی کی rechecking فیس کی واپسی کے لئے امیدوار چٹھی کی تاریخ اجرأ سے 15 دن کے اندر اندر درخواست دے سکتا ہے۔اس کے بعد امیدوار کا فیس واپسی کا استحقاق ساقط ہو جاتا ہے۔

3۔ غیر متعلقہ شخص امیدوار کی جانب سے درخواست دائر نہیں کر سکتا۔

4۔ زائد المیعاد درخواست قابل قبول نہیں ہوتی۔

5۔ امیدوار اپنی امتحانی جوابی کاپی /کاپیوں کی مکرر پڑتال صرف مندرجہ ذیل امور کی تصدیق کے لئے کروا سکتا ہے کہ:۔

(الف) کاپی کے اندرونی صفحات پر درج شدہ نمبر کاپی کے سرورق پر صحیح طور پر منتقل ہو گئے ہیں۔

(ب) ہر سوال کے حاصل کردہ جزوی نمبروں کی میزان سوال کے آخر میں درج کی گئی ہے۔

(ج) ہر سوال کے حاصل کردہ نمبر درست طور پر جوابی کاپی کے سرورق پر منتقل کئے گئے ہیں۔

(د) جوابی کاپی کا کوئی حصہ بغیر جانچے تو نہیں رہ گیا۔

(ہ) جوابی کاپی یا اس کا کوئی حصہ تبدیل تو نہیں کیا گیا۔

متذکرہ بالا امور کی تصدیق کرنا مکرر پڑتال کمیٹی کا کام ہے۔ری چیکنگ کے بعد امیدوار کو باقاعدہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کسی جوابی کاپی میں کوئی غلطی پائی گئی ہے یا نہیں۔امیدوار اگر چاہے تو اپنی جوابی کاپی /کاپیاں اطلاع نامہ کی تاریخ اجرا سے سات یوم کے اندر دیکھ سکتا ہے جن جوابی کاپیوں میں غلطی نہ پائی جائے کمیٹی اس جوابی کاپی پر no mistake کی رپورٹ دیتی ہے۔لیکن اگر کسی جوابی کاپی میں کوئی غلطی پائی جائے تو کمیٹی تفصیلاً رپورٹ کرتی ہے اور غلطی کی تصحیح کی سفارش کرتی ہے۔غلطی کی تصحیح کی اجازت مجاز اتھارٹی (چیئرمین بورڈ) دیتا ہے۔مجاز اتھارٹی (چیئرمین بورڈ) کی اجازت سے تصحیح شدہ غلطی ٹھیک کروادی جاتی ہے اور revised ایوارڈ تیار کر کے متعلقہ برانچ کو بھیج دی جاتی ہے۔ہر امیدوار کو بذریعہ رجسٹرڈ چٹھی ری چیکنگ درخواست کے بارے آگاہ کیا جاتا ہے اور جوابی کاپی دیکھنے کا موقع بھی دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ marking کے لئے جو لوگ مقرر کئے گئے تھے انہیں نااہل قرار دیا گیا ہے اور سزا دی گئی ہے اس کی تفصیل بتائیں۔اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ فریدالدین سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گورنر ہاؤس لاہور کے تصدیق شدہ لوگ تھے جو marking نہیں کر سکتے تھے اور ان کے کوائف محکمہ کو غلط دیئے گئے۔انہوں نے چاروں کے خلاف کارروائی تو کر دی کہ انہیں نااہل کر دیا تھا۔مزید میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اُن کی نااہل

قرار دینے سے بھی زیادہ سزا بنتی تھی اور جس ہیڈ ماسٹر نے انہیں غلط nominate کیا ہے اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہیڈ ماسٹر نے بورڈ کو اس بارے میں غلط information دی تھی جس پر ان چار کے خلاف کارروائی یہ کی گئی تھی کہ انہیں بورڈ میں اس کام میں ہمیشہ کے لئے نااہل کر دیا گیا تھا جس کا 10۔اپریل 2009 کو notification ہوا۔ اس کے علاوہ ہیڈ ماسٹر صاحب کو ان کو غلط nominate کرنے پر انہیں اس وقت Show Cause Notice دیا اور کہا گیا تھا کہ آئندہ سے اگر آپ کی طرف اسی طرح کا غلط کام ہوا تو آپ کے خلاف removal from service کی کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! 2009 سے 2011 تک مارکنگ میں ان غلط کوائف کی وجہ سے جو حال بچوں کا ہوا ہے اور ہم جس طرح غلط مارکنگ کی وجہ سے اپنے بچوں کو روتے دیکھ رہے ہیں۔ ایک شخص اتنی بڑی غلطی کر رہا ہے، بچوں کے مستقبل سے کھیل رہا ہے اور آپ صرف ایک Show Cause Notice دے کر ایسے شخص کو چھوڑ رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے، آپ بتائیں کہ اس ہیڈ ماسٹر کے sources کیا تھے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے میں نے بالکل ان سے پوچھا تھا اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ اسے اس سے زیادہ سزا ملنی چاہئے تھی مگر چونکہ یہ سوال پرانا ہے۔ اس وقت جو محکمانہ کارروائی اس ہیڈ ماسٹر کے خلاف ہوئی اسے ایک severe warning دی گئی اور آئندہ سے اسے محتاط رہنے کا کہا گیا otherwise اس کے خلاف PEEDA-Act کے تحت کارروائی کا اسے کہا گیا تھا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! سوال 2009 میں ہی پوچھا گیا تھا۔ ہم نے اس وقت یہ سوال پوچھ لیا تھا اگر ایجنڈے پر اب آیا ہے تو اس میں ہمارا قصور نہیں ہے لیکن یہ کارروائی بہت کم ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ چاہوں گی کہ یہ ensure کرائیں کیونکہ یہ نہیں ہے کہ اب کارروائی نہیں ہو سکتی ابھی بھی ہو سکتی ہے۔ آپ اس کا کیس reopen کریں جو سزا بنتی ہے اسے دیں۔ اس House کو ensure کرائیں کہ

جتنا اس کا گناہ ہے ہم اسے اتنی ہی سزا دیں گے۔ آپ House کو ensure کرائیں کیونکہ یہ سوال میری پراپرٹی نہیں ہے اور یہ House کی پراپرٹی ہے کیونکہ پورے پنجاب کے بچوں کے مستقبل کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، قانون کے مطابق دیکھ لیں اگر آپ اس کے خلاف کچھ کر سکتے ہیں تو ضرور کرنا چاہئے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! اس پر میرا دوسرا سوال ضمنی یہ ہے کہ سال 2009 میں 198,899 امیدواروں نے امتحان دیا اور 1163 امیدواروں نے rechecking کی درخواستیں دی تھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف 107 میں معمولی غلطیاں پائی گئیں۔ یہ معمولی غلطی کیا ہوتی ہے؟ کیونکہ بچوں کے رزلٹ میں آدھے نمبر سے پوزیشنوں کا فرق پڑتا ہے اور ایک نمبر سے بچے فیل ہو جاتے ہیں تو یہ بتایا جائے کہ یہ معمولی غلطی کی کیا سزا ہے، جن لوگوں نے غلطیاں کی ہیں اور بچوں کے مستقبل سے کھیلے ہیں ان کو آپ نے کیا سزا دی ہے اور اس کے علاوہ rechecking میں جو اضافی نمبر کاپیوں پر دیئے گئے ہیں اس کی مجھے تھوڑی سی تفصیل چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 198,899 بچوں نے امتحان دیا اور 1163 بچوں نے rechecking کے لئے apply کیا جو کہ less than 0.5 or 0.4 percent total کا بنتا ہے۔ اس میں سے 107 امیدواروں کی کاپیوں میں معمولی سی غلطیاں ہیں اور ان کو ٹھیک کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! rechecking میں صرف ٹوٹل چیک کیا جاتا ہے آگے وضاحت کی ہوئی ہے اگر محترمہ یہ پڑھ لیں۔ اس میں reevaluation نہیں ہوتی کہ دوبارہ سے نمبر دیئے جائیں یا اگر کوئی سوال کسی examiner نے miss کر دیا ہے اور اس پر مارکنگ نہیں ہوئی تو دوبارہ mark کیا جاتا ہے اسی مضمون کا ٹیچر اس کو mark کرتا ہے اور اس میں اس کے ٹوٹل کو چیک کیا جاتا ہے۔ اس میں 107 بچوں کی غلطیاں آئیں جو کہ 0.1 percent بنتا ہے اور اس قسم کی غلطیوں پر بھی ہم انہیں warning دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ آئندہ کے لئے ان چیزوں کو بہتر کیا جائے۔ جہاں تک یہ پوری 107 کاپیوں کی تفصیل چاہ رہی ہیں تو اس کے لئے یہ fresh question کر دیں۔ میں انہیں پوری تفصیل دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! جی، ٹھیک ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر اس وقت ان 107 کا پیوں کی غلطیوں پر محکمہ کوئی action لے لیتا تو 2010 اور 2011 میں جو بچے rechecking کے لئے روتے رہے شاید انہیں رونا نہ پڑتا۔ اگر ابھی بھی یہ rechecking کے لئے کوئی سخت قانون بنا دیں تو آئندہ سے ہمارے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور ہمارے بچوں کے مستقبل بچائے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 11-2010 میں rechecking کی problem اس لئے ہوئی کہ اس میں بچوں کی تعداد زیادہ تھی جس کی وجہ سے ہم نے ان بچوں کو facilitate کرنے کے لئے وہاں پر بہت سارے counters بنا دیئے جیسا کہ آپ کو پتا ہے اس دفعہ computer system کی وجہ سے problem آئی تھی جس سے بہت زیادہ students rechecking کروا رہے تھے۔ ہمارا بڑا اچھا rechecking کا سسٹم بنا ہوا ہے اور students اس سے satisfied ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ بچوں کا حشر ہو، آپ نے اور پوری قوم نے دیکھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب انہوں نے اسے ٹھیک کر دیا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ابھی تو 2012 کا رزلٹ آنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات ہے کہ کل آپ نے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری کو پابند کیا تھا کہ کل وہ House میں notification پڑھ کر سنائیں گے کہ LDA سے محکمہ کو 95 ہزار میں ایک کنال کیسے ملتی ہے اور ہمیں ایک کنال 5 لاکھ میں کیوں ملتی ہے، آپ نے کل کہا تھا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کل House میں اس حوالے بتائیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے بچوں کو روتے ہوئے میڈیا پر دیکھا لیکن جب ہم نے results manually مکمل کیا اور سارا result بنایا تو انہوں نے شاید ان بچوں کو نہیں دیکھا جو ڈھول پر بھنگڑے ڈال رہے تھے اور خوشیاں منا رہے تھے۔ ہم نے ان کا properly result announce کیا اور اس میں تقریباً 70 فیصد سے زیادہ بچوں کے نمبر بڑھے تھے تو شاید انہوں نے 2011 میں وہ نہیں دیکھا۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ فرمائیں!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! ابھی محترم منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جن بچوں نے rechecking کے لئے apply کیا اور پیسے جمع کرائے تو ان کی rechecking ہو گئی لیکن جیسا یہ فرمارہے تھے کہ rechecking ہوتی ہے اور reevaluation نہیں ہوتی اور اگر کوئی بچے چاہیں تو انہیں کو paper دکھا بھی دیتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ reevaluation چاہے اور وہ کہے کہ اس سوال کے نمبر اس کے حساب سے کم ہیں تو کیا اس میں reevaluation کا کوئی طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! reevaluation پر بہت زیادہ debate ہر forum پر ہوتی رہی ہے، اگر reevaluation پر چلے جائیں تو ہر بچہ یہ چاہے گا کہ وہ satisfy نہیں ہوتا اور کہے گا کہ جتنے marks اس کو دیئے گئے ہیں وہ کم ہیں۔ اس سلسلے میں لوگ سپریم کورٹ تک گئے ہیں اور یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ آپ paper کو reevaluate نہیں کر سکتے، اس کی reevaluation نہیں ہو سکتی اور صرف rechecking ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، next question سیدہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! On her behalf. (معزز خاتون ممبر نے سیدہ بشریٰ نواز گردیزی کے ایماء طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4082 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سالانہ امتحانات 2008 میں غیر معیاری مارکنگ کرنے پر
اساتذہ کی نااہلیت و دیگر تفصیلات

*4082: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے تحت میٹرک کے سالانہ امتحانات2008 میں غیر معیاری مارکنگ کرنے پر بورڈ انتظامیہ نے درجنوں اساتذہ کو نااہل قرار دیدیا اگر ہاں تو ان اساتذہ کے نام، تعلیم، گریڈ اور تجربہ کے بارے میں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نااہل قرار دیئے گئے اساتذہ نے پرچوں کی غیر معیاری مارکنگ، بورڈ کے عملہ سے ملی بھگت کر کے کی، اگر ہاں تو کیا ذمہ دار اہلکاران بورڈ کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر ہاں تو تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر معیاری مارکنگ کا انکشاف امیدواروں کی طرف سے ری چیکنگ کرانے کے دوران ہوا؟

(د) فی پرچہ ری چیکنگ کی فیس کیا ہے؟

(ہ) اساتذہ کو پرچوں کی مارکنگ سپرد کرنے کا criteria کیا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ امتحان میٹرک سالانہ 2008 کی جوابی کاپیوں کی مارکنگ کرنے والے بعض اساتذہ کو بورڈ انتظامیہ نے نااہل قرار دیا ہے لیکن یہ نااہلی ناقص مارکنگ کی بناء پر نہیں قرار دی گئی بلکہ انہیں ان کی طرف سے کی گئی اغلاط کی وجہ سے نااہل قرار دیا گیا ہے۔ان اغلاط میں حاصل کردہ میزان کی غلطی یا کسی سوال یا سوال کے جز کو مارک نہ کرنا شامل ہے۔ان اساتذہ کے کوائف کی فہرست فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) امیدواروں کی جوابی کاپیاں فرضی رولنمبروں پر مارک کروائی جاتی ہیں۔اصل رول نمبر پرچوں سے الگ کر کے چیف سیکریسی آفیسر اپنے سربمہر ریکارڈ میں محفوظ کر لیتا ہے۔اس طرح کسی جوابی کاپی کی شناخت باقی نہیں رہتی نیز جوابی کاپیوں کی مارکنگ دفتر ہذا کے مارکنگ ہال میں کروائی جاتی ہے۔بورڈ کا عملہ صرف مارکنگ کے لئے جوابی کاپیوں کے پیکٹ ایگزامینر کو جاری کرتا ہے اور مارکنگ مکمل ہونے کے بعد پیکٹ مع ایوارڈ لسٹ چیف سیکریسی آفیسر کو واپس بھیج دیتا ہے۔اس سے زیادہ بورڈ کے عملہ کا مارکنگ کے عمل میں کوئی عمل دخل نہیں ہے لہذا مارکنگ کے کام میں عملہ کی ملی بھگت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) یہ تاثر غلط ہے کہ ری چیکنگ کے دوران غیر معیاری مارکنگ کا انکشاف امیدواروں کی طرف سے ہوا ہے۔ بلکہ مارکنگ کی اغلاط کا انکشاف سینئر اساتذہ اور ہیڈ ایگزامینرز پر مشتمل ری چیکنگ کمیٹیوں نے اپنی رپورٹس میں کیا کیونکہ ری چیکنگ کی درخواست کی وصولی کے بعد جوابی کا پیاں ری چیکنگ کمیٹیاں چیک کرتی ہیں اور اگر کسی جوابی کاپی میں کوئی غلطی پائی جائے تو اس کی باضابطہ تصحیح کے بعد امیدواروں کو جوابی کاپیاں دکھائی جاتی ہیں۔

(د) پرچہ ری چیکنگ کی فیس -/600روپے فی جوابی کاپی ہے۔اگر جوابی کاپی میں کوئی غلطی پائی جائے تو امیدوار کو اس پرچہ کی فیس واپس کر دی جاتی ہے۔

(ہ) پرچوں کی مارکنگ کے لئے اساتذہ کی اہلیت کا معیار یہ ہے کہ ٹیچر گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں یا بورڈ سے الحاق شدہ تعلیمی اداروں میں پڑھا رہا ہو۔ یہ ضروری ہے کہ اگر کوئی استاد جس کلاس کے پرچوں کی مارکنگ کے لئے سب ایگزامینر بننا چاہتا ہو تو اس کلاس کو کم از کم تین سال کے عرصہ سے پڑھا رہا ہو اور اس امر کی تصدیق متعلقہ تعلیمی ادارے کا سربراہ کرتا ہے۔ ٹیچر کی کم از کم تعلیمی قابلیت برائے آرٹس مضامین بی اے، بی ایڈ، او ٹی، اے ٹی اور سائنس مضامین کے لئے بی ایس سی، بی ایڈ، بی ایس ایڈ ہوتی ہے۔ درخواست فارم برائے سب ایگزامینر فلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں جو جواب دیا گیا ہے تو اس میں کیا منسٹر صاحب پسند فرمائیں گے کہ فی جوابی کاپی کی کل amount کتنی بنتی ہے، کتنے لوگوں کو پیسے واپس کئے ہیں، سال 2011 میں جو اتنا بڑا فساد ہوا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر اس کے پیسے بتا دیئے جائیں یا واپس کئے ہوئے بتا دیں تو یہ بڑی اچھی بات ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو students rechecking میں apply کرتے ہیں اور وہ students جن کے papers میں rechecking کے دوران تبدیلی آتی ہے یعنی بورڈ یا Examiner کی غلطی کی وجہ سے ان کے ٹوٹل یا کسی چیز میں فرق ہو تو انہیں پیسے واپس کئے جاتے ہیں اور باقی students کو پیسے واپس نہیں کئے جاتے۔ جہاں تک 2011 کا تعلق ہے تو وہاں پر

میں ایک اور چیز بھی انہیں بتادوں کہ اس میں ہم نے کسی بھی students سے rechecking کی کوئی فیس نہیں لی اور ہم نے free of cost ان کا result دوبارہ سے check کر کے دیا تھا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ معجزے والی بات ہے لیکن اس سلسلے میں ایک بندہ بھی نیب کے پاس گرفتار ہے اور ان بچوں سے فیس بھی نہیں لی گئی لیکن اتنا بڑا فساد بھی ہوا؟ لیکن مجھے تو financial position چاہئے کہ آپ کے پاس کتنے پیسے اکٹھے ہوئے اور میں نے آپ سے یہی ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! rechecking میں جتنے بھی لوگ آتے ہیں ان کی ہر امتحان میں مختلف پوزیشن ہوتی ہے۔ جس وقت کا یہ سوال تھا تو اس وقت rechecking کی فیس -/600 روپے تھی اور اب اس وقت یہ فیس -/700 روپے ہے یعنی 2011 میں یہ فیس -/700 روپے ہوئی ہے اس کے لئے انہیں fresh question کرنا پڑے گا اور انہیں ہم سے year wise تفصیل مانگنی پڑے گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ fresh question کر دیں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: وزیر صاحب آج یہ بات بتا رہے ہیں۔

ڈاکٹر مسرت حسن: جناب والا! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ ساجدہ میر صاحبہ تشریف رکھیں۔ بڑی مشکل سے انہوں نے آج ضمنی سوال کیا ہے، انہیں پوچھنے دیں۔

ڈاکٹر مسرت حسن: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں وزیر تعلیم کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ Examiner پرچے چیکنگ کے لئے ٹھیکے پر دے دیتے ہیں۔ میں نے ایک ایف اے پاس شخص کو دیکھا ہے کہ وہ خود ایف اے کے پرچے چیک کر رہا تھا۔ میں صرف اس بات کی نشاندہی کرنا چاہتی ہوں کہ شاید وزیر تعلیم اس سلسلے میں کوئی راستہ نکال لیں تاکہ ایسا عمل پھر نہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ان کی بات سے بالکل agree نہیں کرتا کیونکہ آج کل ایسا نہیں ہوتا، یہ مجھے specifically year بتائیں کہ انہوں نے کون سے سال میں دیکھا۔ ہم نے جو centralized marking کا طریقہ اپنایا ہوا ہے وہ ان کے گوش گزار کرتا ہوں۔

جیسے ہم نے پہلے ایک سوال کے جواب میں explain بھی کیا ہوا ہے۔اب ہم centralized marking کرتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ بورڈ کے premises یا جہاں Board designate کرتا ہے وہاں پر سارے Head Examiner اور Sub Examiner بیٹھ کر marking کرتے ہیں۔ پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا یہ ہمارے دور میں ہوا ہے اور ہماری حکومت نے اس چیز کو بہتر کیا ہے۔ ہم بڑے وثوق سے کہتے ہیں کہ اس نظام کو بہتر کرنے کے لئے ہم نے یہ سب کچھ کیا۔ اگر ایک پرچے میں طالب علم نے پانچ سوال حل کئے ہیں تو پانچ علیحدہ لوگ اس کے پرچے چیک کریں گے۔ اسی طرح ہم سائنس سبجیکٹ کے پرچوں کی Inter Board Marking کرواتے ہیں یعنی کہ لاہور بورڈ کے پیپر ڈیرہ غازی خان چلے جاتے ہیں اور ڈیرہ غازی خان کے ملتان چلے جاتے ہیں۔ اس طرح ہم ان کو rotate کر کے کرتے ہیں۔ وہاں پر بھی centralized marking ہوتی ہے اور جو بورڈ کے پیپر چیک کرنے والے اساتذہ ہوتے ہیں وہ پیپر چیک کرتے ہیں۔ معزز ممبر کسی پرانے دور کی بات کر رہی ہوں گی 2010 سے ہمارا foolproof system ہے۔

ڈاکٹر مسرت حسن: جناب سپیکر! میں نے بہت sincerely یہ چیز point out کی ہے۔ میری اسی سال ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی ہے جو خود بھی ایف اے پاس ہے اور ایف اے کے ہی پرچے چیک کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ اسے یہ پرچے ٹھیکے پر ملے ہیں۔ آپ لوگ یقیناً اچھے اقدامات کر رہے ہیں لیکن اس میں اتنی زیادہ کرپشن ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتی اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس پر بھی توجہ دیں۔

جناب سپیکر: جس بات کی معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے---

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! اگر ان کے علم میں کوئی ایسی چیز آئی ہے تو ہم اسے دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! میرا ضمنی سوال بھی ان سے ملتا جلتا ہی تھا کہ جس طرح انہوں نے 2008 میں یہ admit کیا ہوا ہے کہ غیر معیاری مارکنگ کی وجہ سے اساتذہ کو نااہل قرار دیا گیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کے پاس اہل اساتذہ کی کمی ہے جو ایسے لوگوں کو مارکنگ کے لئے دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے اتنے بڑے blunders ہوتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! معزز ممبر نے پچھلے سوال پر یعنی اس سے پہلے جو بورڈ والا سوال تھا اس پر ضمنی سوال کیا ہے۔ پھر بھی میں اس کا جواب دے دیتا ہوں کہ ان اساتذہ کو نااہل اس لئے قرار دیا گیا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا کہ یہ ٹیچر نویں اور دسویں جماعت کو پڑھاتے ہیں، جبکہ وہ نویں دسویں کو نہیں پڑھاتے تھے بلکہ وہ آٹھویں جماعت کو پڑھاتے تھے۔ جب بورڈ کو پتا چلا تو انہوں نے ان ٹیچروں کو ہمیشہ کے لئے disqualify کر دیا۔ ہمارے پاس الحمد للہ ٹیچروں کی کوئی کمی نہیں ہے اور ہماری جو نئی recruitments ہو رہی ہیں اس میں ہمارے پاس بہت qualified لوگ میرٹ پر آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: اب اگلے سوال کی طرف چلتے ہیں۔ جناب محمد نوید انجم!

رانا تنویر احمد ناصر: On his behalf Question No. 4384، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*4384: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید لاہور میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں گریڈ اور اسامی وار کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کالج ہذا میں انگلش لیکچرار کی ایک اسامی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہر subject کی لیکچرار کی تعداد طالبات کی تعداد سے کہیں کم ہے؟

(ہ) کیا حکومت طالبات کی تعداد کے مطابق مذکورہ کالج میں اساتذہ کی تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید لاہور میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہیں:-

اسسٹنٹ پروفیسر 8 گریڈ	لیکچرار 16 مضامین	کل تعداد 24 تعداد اساتذہ
18	انگریزی	ایک
	اردو	ایک
	پولیٹیکل سائنس	ایک
	ایجوکیشن	ایک
	فلاسفی	ایک
	زوالوجی	ایک
	کیمسٹری	ایک
	پاک سٹڈی	ایک
17	اسلامیات	تین
	اکنامکس	ایک
	حساب	ایک
	فارسی	ایک
	فزکس	ایک
	فزیکل ایجوکیشن	دو
	نفسیات	ایک
	پولیٹیکل سائنس	ایک
	اردو	ایک
	ایجوکیشن	ایک
	سٹیٹ	ایک
	انگریزی	ایک
	بیالوجی	ایک

(ب) ایجوکیشن کی 10-03-12 سے اور زوالوجی اور فلاسفی 03-04-04 سے خالی ہیں۔

(ج) جی ہاں!

(د) جی ہاں!

(ہ) تمام خالی اسامیوں کے لئے ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہے۔جلد ہی تعیناتی کا عمل شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا تنویر احمد ناصر: جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا حکومت طالبات کی تعداد کے مطابق مذکورہ کالج میں اساتذہ کی تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ یہ سوال دیا گیا تھا 7۔اکتوبر 2009 کو اس کا جواب آیا ہے 4۔جون 2010 کو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بار بار اس چیز کو دہراتے ہیں آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ سوالات کوئی تھوڑے تو نہیں ہوتے، جب ان کی باری آتی ہے تو وہ آ جاتے ہیں۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ نہ صرف اس کالج میں بلکہ پنجاب کے تمام کالجوں میں اس دو سال کے عرصہ میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کتنی recruitments ہوئی ہیں اور جو رہ گئی ہیں وہ کب تک ہوں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے ابھی detail میں explain کیا تھا، اگر آپ کہیں تو میں دوبارہ کر دیتا ہوں کیونکہ پھر آپ کہیں گے لمبی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جو بات آپ نے پہلے بتا دی ہے اگر انہوں نے وہ نہیں سنی یا یہ اس وقت House میں نہیں آئے تو اس میں میرا یا آپ کا تو قصور نہیں ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! اس کالج کے حوالے سے میں۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو چھوڑ دیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی ضمنی سوال؟

رانا تنویر احمد ناصر: جناب والا! صرف اس کالج کے حوالے سے بتا دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! اس کالج کے حوالے سے میں بتا دیتا ہوں کہ یہاں پر انہوں نے اس وقت C.T.E جس کی ابھی میں نے explain کی تھی کہ اس کالج میں نو رکھے ہوئے ہیں اور اس سے انہوں نے اپنا stopgap arrangement پورا کیا ہوا ہے۔ یہاں پر چوبیس لکھے ہوئے تھے ایک ٹیچر ان کے پاس اور آ گیا ہے اب ان کے پاس پچیس ریگولر سٹاف ہے۔ اسی طرح day by day جیسے پبلک سروس کمیشن سے آتے جائیں گے ہم ان کے پاس بھیجتے جائیں گے۔

جناب سپیکر: انجینئر صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب والا! کیا یہ درست ہے کہ C.T.E Teachers کو ماہانہ تنخواہ نہیں دی جاتی بلکہ اور انہیں ایک ہی دفعہ آٹھ نو مہینے کے بعد تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دفعہ انہیں پبلک سروس کمیشن میں پانچ نمبر بھی نہیں دیئے گئے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! پہلے ان کی تنخواہ آٹھ ہزار روپے تھی اب دس ہزار کر دی گئی ہے اور انہیں ماہانہ بنیادوں پر ہی تنخواہ دی جاتی ہے۔ ان کی یہ بات درست ہے کہ پچھلی دفعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن سے جو recruitment ہوئی ہے اس میں انہیں پانچ نمبر نہیں ملے مگر اب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے لکھ کر بھیج دیا ہے کہ next merit criteria پر H.T.A اور C.T.E کو انٹرویو میں پانچ نمبر دیئے جائیں۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب والا! میں اتنا repeat کرنا چاہوں گا کہ تنخواہ ان کو ماہانہ بنیادوں پر نہیں دی جاتی۔ اگر نہیں دی جاتی تو میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ انہیں ماہانہ بنیادوں پر تنخواہ دینے کے لئے ensure کروا دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! میرے پاس ایسی کوئی complaint نہیں آئی ان کے delegation سے بھی ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن پھر بھی میں اسے چیک کروا لیتا ہوں۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کالجوں میں students teachers ratio کتنی ہے اور اس وقت صوبہ پنجاب میں کیا ratio maintain کر رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! Teachers students ration generally colleges میں 1:14 کی ہوتی ہے اور اسی حساب سے CTE کی بھی recruitments ہوتی ہیں۔ ایک مضمون میں اگر کبھی طالب علم زیادہ ہو جائیں let us suppose اگر انگریزی کا مضمون ہے اور اس میں طالب علم زیادہ ہو جاتے ہیں تو انہوں نے students teachers ratio کے حوالے سے کئی دفعہ تین یا چار CTE بھی ایک سبجیکٹ میں رکھے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پنجاب میں کوئی ایسا کالج بھی موجود ہے جہاں بارہ طالب علم اور سولہ اساتذہ موجود ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اگر ان کے علم میں ایسی کوئی بات ہے تو یہ ہمیں بتائیں تاکہ ہم اس کو rationalize کریں۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ہمارا کوئی نیا کالج کوئی دور افتادہ علاقہ میں establish ہوا ہو کیونکہ وہاں پر اگر ان کی sanctioned strength 16 ہے اور ہم نے وہاں پر

16اساتذہ بھیج دیئے ہوں students graduallyداخل ہو رہے ہوں تو ایسا ہو سکتا ہے۔اس کے علاوہ اگر ان کے علم میں کوئی ایسی بات ہو تو بتادیں میرے علم میں نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں وزیر تعلیم نہیں ہوں میرے علم میں یہ ضرور ہے کہ ایسے انتیس کالج ہیں جہاں پر پورے کا پورا فنڈ ضائع ہو رہا ہے۔آپ نے مہربانی کی تھی اس سلسلے میں ایک کمیٹی بھی بنائی تھی، ان کالجوں نے تو یہ تکلیف بھی گوارا نہیں کی کہ اپنی detail ہمیں دے دیتے۔اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ ان کا رزلٹ تو بالکل ہی زیرو ہے یعنی بیس فیصد بھی نہیں ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جو پیسا ضائع ہو رہا ہے اس کا کیا کیا جائے۔پچھلے دور میں بھی سیاسی بنیادوں پر وہاں کالج بنائے گئے جہاں ان کی ضرورت نہیں تھی اور آج بھی وہاں طالب علم نہیں ہیں اور وہ تنخواہیں لے رہے ہیں۔پتوکی میں ایک پروفیسر ایگریکلچر پڑھا رہا ہے جو مضمون پندرہ سال پہلے discontinue ہو چکا ہے۔وزیر موصوف کو میں ابھی ثابت بھی کر دیتا ہوں۔میری یہ گزارش ہے کہ اس طرح سے تو فنڈ ضائع ہو رہا ہے۔میں پہلے غور سے دیکھتا رہا کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسے معزز ممبر نے فرمایا ہے میں ان سے data لے لیتا ہوں اور چیک کروا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی محکمے سے چیک کریں۔انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب!

بی آئی ایس ای راولپنڈی، پرچوں کی ری مارکنگ / ری چیکنگ کی تفصیلات

*4483:انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2007، 2008 اور 2009 میں بالترتیب B.I.S.E راولپنڈی کے کتنے طالب علموں نے اپنے پرچوں کی ری مارکنگ / ری چیکنگ کے لئے درخواستیں دیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران بالترتیب دی جانے والی درخواستوں پر کی جانے والی ری چیکنگ کے نتیجے میں کتنے طالب علموں کے خدشات درست پائے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مارکنگ کے نظام کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو اس کا مجوزہ طریق کار کیا ہو گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

سال2007میں امتحان میٹرک میں ری چیکنگ کے لئے آنے والی کل درخواستیں:	410
سال2007میں امتحان میں ری چیکنگ کے لئے آنے والی کل درخواستیں:	647
سال2008میں امتحان میں ری چیکنگ کے لئے آنے والی کل درخواستیں:	761
سال2008میں امتحان انٹر میڈیٹ میں ری چیکنگ کے لئے آنے والی کل درخواستیں:	872
سال2009میں امتحان میٹرک میں ری چیکنگ کے لئے آنے والی کل درخواستیں:	617
سال2009میں امتحان انٹر میڈیٹ میں ری چیکنگ کے لئے آنے والی کل درخواستیں:	1021

- واضح رہے کہ ری مارکنگ کے لئے کوئی درخواست موصول ہوئی اور نہ ری مارکنگ کی اجازت ہے۔

(ب)

سال2007کے دوران میٹرک کی ری چیکنگ کے نتیجہ میں جن طلباء کے نتیجہ میں ترمیم ہوئی ہے ان کی تعداد:	54
سال2007کے دوران انٹر میڈیٹ کی ری چیکنگ کے نتیجہ میں جن طلباء کے نتیجہ میں ترمیم ہوئی ہے ان کی تعداد	151
سال2008کے دوران میٹرک کی ری چیکنگ کے نتیجہ میں جن طلباء کے نتیجہ میں ترمیم ہوئی ہے ان کی تعداد	120
سال2008کے دوران انٹر میڈیٹ کی ری چیکنگ کے نتیجہ میں جن طلباء کے نتیجہ میں ترمیم ہوئی ہے ان کی تعداد:	253
سال2009کے دوران میٹرک کی ری چیکنگ کے نتیجہ میں جن طلباء کے نتیجہ میں ترمیم ہوئی ہے ان کی تعداد:	121
سال2009کے دوران انٹر میڈیٹ کی ری چیکنگ کے نتیجہ میں جن طلباء کے نتیجہ میں ترمیم ہوئی ہے ان کی تعداد:	249

(یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ زیادہ تر اغلاط میں نمبروں کا تفاوت 1تا5 نمبر تک محدود ہے)

- ❖ واضح رہے کہ کل 4328درخواستوں میں948کے نمبرز/رزلٹ میں تبدیلی ہوئی۔

(ج) جی ہاں! مارکنگ کے نظام اور معیار کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے پہلے طریق کار سے ہٹ کر امتحان میٹرک اور انٹر (ضمنی)2009 سنڈیکیٹ مارکنگ کا نظام متعارف کرایا ہے اس نظام کے مطابق جوابی کاپی میں درج ہر سوال کی مارکنگ الگ الگ ایگزامینر سے کرائی گئی ہے اور اسی کے مطابق ایوارڈ لسٹ تیار ہوئی ہے یعنی ایک جوابی کاپی کو سوالوں کی تعداد کے مطابق سب ایگزامینر کی تعداد چیک کرتی ہے اس مارکنگ سسٹم کے تحت ہیڈ ایگزامینر کے ساتھ تمام سب ایگزامینر بیٹھ کر جوابی کاپی کے اپنے اپنے الاٹ شدہ سوال کی مارکنگ کرتے ہیں جبکہ ایک ایڈیشنل ایگزامینر بھی موجود ہوتا ہے جو مارک شدہ جوابی کاپی کی کمال احتیاط

سے پڑتال کرنے کے بعد ایوارڈ لسٹ تیار کرتا ہے اور اس ایوارڈ لسٹ پر درج کل نمبروں اور جوابی کاپی کے سوالات کے میزان نمبروں کا باہم موازنہ کرنے کے لئے اسسٹنٹ ٹو ہیڈ ایگزامینر بھی تعینات کیا جاتا ہے تاکہ مارک شدہ جوابی کاپی میں کوئی غلطی باقی نہ رہے ان مراحل کے بعد ہیڈ ایگزامینر ایوارڈ لسٹوں پر اپنے دستخط کرتا ہے امید ہے کہ اس نئے مارکنگ سسٹم کے لاگو ہونے کے بعد مارکنگ کے معیار میں بہت بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب والا! میرے سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 2008 میں 872 طالب علموں نے rechecking کے لئے apply کیا جن میں سے 253 طالب علموں کے خدشات درست پائے گئے اور یہ تعداد تقریباً 30 فیصد بنتی ہے۔اس کے بعد 2009 میں بھی ایسے ہی ہوا کہ تقریباً 25 فیصد طلباء و طالبات کے خدشات درست ثابت ہوئے اور غلطیاں نکلیں۔میرا یہ سوال ہے کہ اساتذہ کی طرف سے جو غیر معیاری marking ہوئی یا ان پیپرز میں غلطیاں نکلیں تو اساتذہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، کیا انہیں آئندہ marking کے لئے نااہل قرار دیا گیا، اگر نہیں تو کیا آئندہ کوئی ارادہ ہے کہ ایسے اساتذہ کو نااہل قرار دیا جائے؟

جناب سپیکر: اگر ایسا ہوا ہے تو انہیں نااہل قرار دینا چاہئے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! اگر ایک پیپر میں پانچ یا دس نمبر کی غلطی نکلتی ہے۔پچھلے سوالات میں بار بار کہا گیا کہ اساتذہ کی marking غیر معیاری نہیں تھی بلکہ ٹوٹل میں کچھ غلطیاں تھیں۔کیا وہ غیر معیاری marking نہیں ہوتی کہ ایک بچے کے نمبر اسی سے کم کر کے ساٹھ کر دیئے جائیں جبکہ میڈیکل اور انجینئرنگ کالجز میں ایک ایک نمبر کا competition ہوتا ہے تو ان اساتذہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: آدھے نمبر کا بھی competition ہوتا ہے۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ بہت تھوڑی سی تعداد ہے، پہلے لاہور بورڈ سے related تھا اب انہوں نے راولپنڈی بورڈ سے related سوال کیا ہے۔Rechecking میں صرف ٹوٹل check کیا جاتا ہے اور اس میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کوئی ایسا سوال تو نہیں جو mark ہونے سے رہ گیا ہو تو اسے mark کیا جاتا ہے اور ٹوٹل check کیا جاتا ہے اور جو غلطیاں نکلتی ہیں اگر آپ

total number of students دیکھیں تو اس کے مقابلے میں یہ بہت تھوڑی سی تعداد ہوتی ہے مگر پھر بھی انہیں تنبیہہ کی جاتی ہے۔ میٹرک اور انٹر کے پیپر چیک کرنے پر ہزاروں اساتذہ engaged ہوتے ہیں انہیں یہ تنبیہہ ضرور کی جاتی ہے کہ وہ ذرا اچھے طریقے سے ساری marking کو دیکھیں۔ اگر کسی کی بہت زیادہ شکایت آئے اور کسی نے بہت غلط marking کی ہوئی ہے تو ہم اسے disqualify کر دیتے ہیں اور سزا کے طور پر اس کا معاوضہ بھی کم کرتے ہیں۔ یعنی جو اس طرح کی غیر معیاری marking کرتے ہیں ان کے معاوضے میں کمی کی جاتی ہے اور بورڈ سے disqualification کر دی جاتی ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! ہمارا ایک عمومی روّیہ بن گیا ہے کہ ہم ہر چیز کی اہمیت کم کرتے ہیں، یہ جو تعداد کم بتائی ہے یہ تعداد ان بچوں کی ہے جنہوں نے یہ شکایت کرنے کے لئے چھ سو روپیہ فیس جمع کرائی پھر بورڈ میں جا کر شکایت درج کرائی پھر وہاں پر دھکے کھانے کے بعد تین چار پانچ پھیرے لگانے کے بعد انہیں ان کے پرچے دکھائے گئے۔ میں جو نشاندہی کر رہا ہوں کہ 872 بچوں نے ایک خدشے کے تحت درخواست دی کہ ہمارے پیپرز میں غلطیاں ہیں ان میں سے 254 کی غلطیاں ثابت ہو گئیں اس کا مطلب ہے کہ ان درخواست دہندگان میں سے 25 فیصد کی غلطیاں ثابت ہوئی ہیں۔ اگر ایک لاکھ اٹھانوے ہزار اٹھ کر درخواست دے دیں تو اسی تناسب سے جائیں تو یہ بات کہاں پہنچے گی۔ میرا موقف یہ ہے کہ غلطیاں تو اسی تناسب سے ہو رہی ہیں، یہ کہہ دینا کہ صرف 254 ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ 254 تو ان میں سے ہیں جنہوں نے apply کیا ہے اور جو ایک لاکھ ستانوے ہزار بچے صبر شکر کر کے گھر میں بیٹھ گئے اور انہوں نے apply نہیں کیا میں ان کے مستقبل کے حوالے سے سوال کر رہا ہوں کہ آیا جن کی غلطیاں پائی جاتی ہیں اگر ان اساتذہ کو آئندہ کے لئے نااہل قرار دیا جائے تو اس سے مثبت اثر نہیں پڑے گا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! disqualify کر کے اور ہم ان کا معاوضہ کاٹ لیتے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!۔۔۔

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ ایک بڑے اہم معاملے کی نشاندہی ہوئی ہے human error تمام سسٹم کے اندر رہتا ہے لیکن اس سسٹم کو درست کرنے کا طریقہ دنیا نے جو adopt کیا ہے وہ M.C.Q type سوالات کے سسٹم سے آئے ہیں اور اب اس کی ایک مزید modern شکل سامنے آئی

ہے وہ مشین marking کر دیتی ہے۔ ہمیں اپنے نظام میں تبدیلی لانا ہوگی، ہمیں روایتی جوابوں کی checking کا سسٹم بدلنا ہوگا، ہمیں M.C.Q type system کی طرف آہستہ آہستہ جانا ہوگا اور machine readable answer sheets بنانی پڑیں گی جس سے یہ سارے گلے شکوے دور ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: پہلے کی طرح کمپیوٹر والا کام ہو گیا تو پھر کیا کریں گے؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں اسی سوال سے متعلق بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ تشریف رکھیں، انہیں سوال کا جواب دینے دیں۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو بات کی ہے میں بالکل ان سے agree کرتا ہوں کہ ہمارے بورڈز کے امتحانات 2011 میں جو problems آئیں اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ہم نے M.C.Qs شروع کیا تھا، ہم نے پریکٹیکل کے marks کم کئے جس میں بہت سفارش بھی چلتی ہے جس کا آپ سب کو پتا ہے۔ ہم نے M.C.Qs include کئے اور سٹوڈنٹس نے جو اسے circle کرنا تھا وہ machine readable ہی تھا جب ہم اسے scanner میں ڈالتے تھے تو کمپیوٹر میں رزلٹ لینا ہوتا تھا انہی چیزوں کی وجہ سے ہمارے سٹوڈنٹس اسے properly نہیں کر سکے even ہمارے جو اساتذہ تھے جنہیں trained بھی کیا تھا وہ بھی نہیں کر سکے۔اس سلسلے میں گزشتہ سال ہمارا پہلا تھا اس لئے آپ کو رزلٹ میں فرق نظر آیا جسے ہم computerized marking کہتے ہیں۔انہوں نے جو بات کی ہے ہم بالکل پنجاب میں modernize طریقے سے اور نئی ٹیکنالوجی کے مطابق examination system کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جیسے وزیر صاحب نے فرمایا کہ پچھلے سال جو تجربہ کیا گیا اور ابھی اس دفعہ پھر یہ کیا جا رہا ہے کہ جب تک (ب) فارم نہیں ہوگا تو کوئی بچہ امتحان نہیں دے سکتا۔ہمارے دور دراز دیہاتوں میں ابھی بھی ایسی صورتحال ہے کہ جن بچوں کے (ب) فارم نہیں بنے ہوئے وہ اس وقت تذبذب کا شکار ہیں اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ نادرا کے دفاتر کی performance یہ ہے کہ وہ مہینوں چکر لگواتے ہیں اور اس وقت بچے اپنے مستقبل کے حوالے سے بہت پریشان ہیں۔سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس دفعہ اسے تجرباتی بنیاد پر صرف ایک بورڈ تک محدود رکھ

لے تو زیادہ مناسب نہیں ہو گا تاکہ یہ نہ ہو کہ پچھلی دفعہ کی طرح پورے پنجاب میں بچوں میں پریشانی کا عالم پیدا ہو۔ اگر ایک بورڈ میں ماڈل طریقے سے تجربہ کر لیا جائے تو پھر اگلی دفعہ اسے پورے پنجاب میں implement کر دیا جائے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ب فارم کمپیوٹرائزڈ ہوتا ہے اور نادرا کے ریکارڈ میں ہوتا ہے، ہم کمپیوٹرائز سسٹم میں یہ چاہتے ہیں کہ اگر سٹوڈنٹس میٹرک میں (ب) فارم کے نمبر سے رجسٹر ہو جاتا ہے تو ہم اسے eventually اسی نمبر پر ایف ایس سی اور بعد میں یونیورسٹیز کو بھی کہیں کہ وہ بی اے، بی ایس سی اور ایم اے، ایم ایس سی کرتا ہے اگر اسی (ب) فارم کے نمبر سے اس سٹوڈنٹس کی رجسٹریشن ہوئی ہو تو کبھی بھی آپ کو جعلی ڈگریوں جیسی problem نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ب فارم بنوانے کے لئے problem آ رہا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس طرف بھی آ رہا ہوں یہ بتانا مقصود تھا کہ ہم نے (ب) فارم کو کیوں compulsory کیا اس کے پیچھے ہمارا یہ مقصد تھا۔ ان کا سوال ہے کہ (ب) فارم حاصل کرنے میں بچوں کو problems ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پاس 90 فیصد سٹوڈنٹس نے (ب) فارم جمع کرائے ہیں اور ہم date کو پھر relax کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر (ب) فارم میں اتنا problem ہو تو ہمارے پاس 80 سے 90 فیصد سٹوڈنٹس نہیں ہونے چاہئیں جنہوں نے (ب) فارم جمع کراوئے ہیں۔ ہم اس حوالے سے date کو مزید relax کرتے ہیں تاکہ باقی سٹوڈنٹس بھی (ب) فارم جمع کرا لیں۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! جو بچے (ب) فارم جمع نہیں کرا سکے میں نے ان کی بات کی لیکن میرا اصل سوال یہ تھا کہ ابھی بچوں کے لئے coding system رائج کیا جا رہا ہے اور آج کے اخبارات میں بھی اشتہار آئے ہیں۔ میرا سوال صرف یہ تھا کہ آیا اس نئے تجربے کو صرف ایک بورڈ لاہور یا راولپنڈی بورڈ تک محدود کر دیا جائے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پچھلے سال کی طرح پھر پورا پنجاب پریشانی کا شکار ہو۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم marking کے لئے جو کمپیوٹرائزڈ اور foolproof system design کر رہے ہیں یہ ہمارے آٹھوں بورڈز میں parallel چل رہا ہے اور اس پر بہت کام ہو چکا ہے۔ پچھلی دفعہ اس میں جو غلطیاں آئیں میں اس بارے میں explain کر چکا ہوں

کہ کچھ کمپیوٹر کی وجہ سے تھیں کچھ بورڈز میں بیٹھے مافیاز جنہیں جوڈیشل کمیشن کی طرف سے سزاؤں کا آرڈر ہوا ہے، ہم انہیں وہ سزا بھی دے رہے ہیں، اسی طرح بورڈوں کے باہر پرائیویٹ سیکٹر کا مافیا بھی ایک وجہ تھی۔ اب ہم اسے بہت foolproof طریقے سے کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس دفعہ کسی بھی بورڈ میں کوئی problem نہیں آئے گا۔ معزز ممبر نے جو trial basis کا کہا ہے تو جب تک یہ پورا کمپیوٹرائز سسٹم foolproof نہیں ہو جاتا۔ ہم نے اس میں ساتھ ساتھ اپنا manual system بھی operational رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! لاکھوں میں ایک نمبر ملتا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4866 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پبلک لائبریری لاہور کے رقبہ اور کتب سے متعلقہ تفصیلات

*4866: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب پبلک لائبریری لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے نیز کتنے رقبے پر عمارت تعمیر ہے اور کتنا رقبہ خالی ہے؟

(ب) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں طلباء و طالبات کی سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) پنجاب پبلک لائبریری میں کل کتنی کتابیں ہیں ان میں کتنی انگلش لٹریچر اور کتنی اردو لٹریچر کی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)	کل رقبہ	73800 مربع فٹ
	رقبہ جس پر عمارت تعمیر ہے	43503 مربع فٹ
	رقبہ جو خالی ہے	30297 مربع فٹ

(ب) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں طلباء و طالبات کی سہولت کے لئے اقدامات کی تفصیل Annexure-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب پبلک لائبریری کی کل کتابوں کی تعداد 3 لاکھ سے زائد ہے جن میں انگلش لٹریچر کی کتابوں کی تعداد 3500 ہے اور اردو لٹریچر کی کتابوں کی تعداد 15400 ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں اس سوال کا جواب challenge کرنا چاہتی ہوں کیونکہ لائبریری سے متعلق جو جواب دیا گیا ہے اور اس کی جو تفصیل مجھے ملی ہے وہاں کے حالات اس کے بالکل الٹ ہیں وہاں کچھ سہولیات نہیں ہیں، اب اگر منسٹر صاحب اس کی تفصیل پڑھیں گے تو time waste ہو گا یا پھر میں خود پڑھ دوں۔

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پنجاب پبلک لائبریری کے حوالے سے تفصیل دی گئی ہے اور اس کا پہلے بھی سوال آیا تھا۔ ہمیں ان کی طرف سے کافی زیادہ تفصیل بھیجی گئی ہے اگر معزز ممبر یہ سمجھتی ہیں کہ یہ تفصیل ٹھیک نہیں ہے تو ہم اس پر انکوائری کرا لیتے ہیں۔ اس میں جو چیزیں explain کی گئی ہیں ہم اسے دیکھ لیتے ہیں اور پھر محترمہ کو آگاہ کر دیں گے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی میرے کچھ سوالات کے جواب میں منسٹر صاحب نے یہی کہا تھا کہ انکوائری کرا لیتے ہیں لیکن آج تک ان کا کوئی جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: آپ ان سوالوں کے بارے میں point out کریں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ تو public interest کا معاملہ ہے۔ لائبریری میں جانے کا رجحان ویسے ہی کم ہو رہا ہے۔ ہماری ان Libraries کا جو حال ہے اس کی وجہ سے وہاں پر پہلے ہی لوگ جاتے نہیں، کم از کم وہاں پر سہولیات تو پوری میسر ہونی چاہیئں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہاں ضروری سہولتیں میسر کریں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! ایسے نہ کریں کہ وہاں صرف سہولیات پوری کر دیں۔ میرے پہلے بھی بہت سے سوالات پر وعدہ کیا گیا لیکن عملی طور پر کچھ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اب آپ جو چاہتی ہیں وہ بتائیں؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں یہ چاہتی ہوں کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے۔ آپ اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ کمیٹی اس معاملے کو probe کر کے کوئی حل نکالے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بتائیں کہ اس مسئلے کو حل کیسے کریں؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب کو پابند کریں کہ وہ انکوائری کروا کر House میں رپورٹ پیش کریں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس معاملے کی انکوائری کر کے House میں بتائیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ انکوائری کر کے House میں کب بتائیں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس کی انکوائری کروا کر انشاء اللہ تعالیٰ پیر والے دن House میں رپورٹ پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی انکوائری کروا کر Monday تک House میں بتائیں اگر Monday تک اس کی انکوائری مکمل نہ ہو سکے اور آپ کو اس کے لئے مزید وقت درکار ہو تو پھر یہاں بات کر لیجئے گا۔ اس طرح آپ کو مزید وقت مل جائے گا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔ معزز ممبر نے اپنے پچھلے سوالات کے حوالے سے بات کی ہے۔ آپ نے جو حکم دیا تھا اس کے مطابق سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ پچھلی دفعہ سکولز ایجوکیشن کے day پر اسمبلی میں کچھ سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے تھے۔ اس حوالے سے یہ کمیٹی اپنی رپورٹ پندرہ دن کے اندر مکمل کر لے گی اور پھر میں یہ رپورٹ House میں پیش کر دوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! Libraries کے حوالے سے سوالات آئے ہیں اور ان میں بہت سے مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کہیں جگہ کا مسئلہ ہے، کہیں انتظامی اور کسی جگہ پر معاشی مسائل درپیش ہیں۔ اس سوال کے جواب میں پنجاب پبلک لائبریری کے حوالے سے بتایا گیا ہے۔ آج پوری دنیا کے اندر E-Library کا concept چل رہا ہے۔ یہ concept پچھلی دہائی سے شروع ہو چکا ہے جس میں جگہ اور نہ ہی دوسرے مسائل پیش آتے ہیں۔ کیا ہمارے متعلقہ ادارے نے اس concept پر کام کا آغاز کیا ہے اگر کیا ہے تو کہاں پر اور اگر نہیں تو کیا حکومت پنجاب E-Library کے concept پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ایک تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم نے پنجاب پبلک لائبریری میں بھی E-library کا اجراء کر دیا ہے۔ وہاں پر Computerized Library,

Internet سے connection اور تمام دنیا کی sites سے downloading کی سہولت موجود ہے۔ میں میاں نصیر صاحب کو بتایا چاہوں گا۔ یہ حکومتی ممبر اسمبلی ہیں اور ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب، میاں شہباز شریف صاحب نے پچھلے مہینے مری میں ایک پرانی عمارت جو کہ ویران پڑی ہوئی تھی میں Sate of the Art Resource Centre and E-Library کا قیام کیا ہے جہاں پر پی ایچ ڈی سکالرز استفادہ کر رہے ہیں۔ میں ان سے کہوں گا کہ یہ وہاں پر ضرور جائیں، اسے دیکھیں اور یہ اسے دیکھ کر ضرور impress ہوں گے۔ حکومت پنجاب نے مری میں کروڑوں روپے خرچ کرکے ایک international standard کی E-Library and Resource Centre کا قیام کیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات سنیں۔ وہ آپ سے اس سوال کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں۔ اگر کوئی سوال سے ہٹ کر بات کرتا ہے تو میں اسے منع کر دیتا ہوں۔ آپ مہربانی کرکے معزز ممبر کو اس سوال کی حد تک جواب دیں۔

میاں نصیر احمد: مجھے تو ان Libraries میں مسائل کے علاوہ کچھ اور نظر نہیں آ رہا اور میں نے اسی حوالے سے سوال کیا ہے۔ میں نے تو بہتری کے لئے ایک تجویز دی ہے کہ ہمیں E-Library concept کو بھی دیکھنا چاہئے۔ اگر منسٹر صاحب کو میری تجویز بُری لگی ہے تو میں ان سے excuse کرتا ہوں۔ میں نے بہتری کے لئے ایک تجویز دی ہے اگر منسٹر صاحب کو یہ بُری لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔

جناب سپیکر: معذرت کی ضرورت نہیں۔ آپ تجویز دے سکتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): یہ بہتری کے لئے تجویز تو دے رہے ہیں لیکن میرا ان سے یہ سوال ہے کہ انہوں نے last time کب لائبریری visit کی تھی، اگر ان کو اتنا ہی درد ہے تو پھر ان Libraries میں جا کر visit تو کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ مجھے مخاطب کرکے بات کریں اور میاں نصیر صاحب کے سوال کا جواب دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا ہم E-Library کی طرف جا رہے ہیں تو میں نے ان سے عرض کیا ہے کہ یہ جا کر قائداعظم لائبریری اور

پنجاب پبلک لائبریری دیکھیں۔ وہاں پر بہت عرصہ پہلے E-library کا اجراء کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے بتایا ہے کہ ہم نے مری میں ایک State of the Art ادارہ بنایا ہے معزز ممبر اسے بھی ضرور جا کر دیکھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن مسئلہ یہ کہ Libraries نہ ہونے کی وجہ سے بچے کتب سے دُور ہو رہے ہیں۔ اب مری میں بچے تو نہیں جا سکتے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ Internet کی وجہ سے بچے خراب ہوتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ جس طرح پہلے یونین کونسل کی سطح پر Libraries موجود تھیں اور ان Libraries کو میونسپل کارپوریشن چلاتی تھی۔ اسی طرز پر آپ یونین کونسل کی سطح پر Libraries کیوں نہیں بناتے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ ان کی بڑی اچھی تجویز ہے۔ اب یونین کونسل کی سطح پر تو نہیں لیکن صوبائی و قومی حلقہ کی سطح پر اور سکولوں میں Libraries موجود ہیں۔ ہم اس بارے میں working کر رہے ہیں اور میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ مستقبل میں ہمارا یہ منصوبہ ہے کہ ہائی سکولوں میں ایسی Libraries بنائیں جن سے اس سکول کے علاوہ دوسرے طالب علم بھی استفادہ کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4879، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پبلک لائبریری، سٹاف، بھرتی اور انچارج سے متعلقہ تفصیلات

*4879: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پبلک لائبریری میں تعینات سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) پنجاب پبلک لائبریری میں سال 2009 کے دوران کتنا سٹاف بھرتی کیا گیا نیز بھرتی کس نے کی اور کس بنیاد پر کی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) پنجاب پبلک لائبریری کا انچارج کون ہے نیز یہ کتنے گریڈ کا آفیسر ہے اس کی ماہانہ تنخواہ اور دیگر مراعات کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) پنجاب پبلک لائبریری میں تعینات سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2009 کے دوران سابقہ ایگزیکٹو کمیٹی نے جو نیا سروس سٹرکچر بنایا اس کے تحت اور ضرورت کے پیش نظر ایک سٹینو گرافر بی ایس 15، ایک بر سر بی ایس 14، دو لائبریری اسسٹنٹ بی ایس 9 اور ایک خاکروب بی ایس 1 بھرتی کئے۔

ایک سپرنٹنڈنٹ بی ایس 16 میں بھرتی کیا گیا جس کو بعد میں محکمہ تعلیم کی ہدایت پر فارغ کر دیا گیا کیونکہ پہلے سے ایک سپرنٹنڈنٹ موجود تھا جنہیں جبری طور پر ریٹائر کر دیا گیا تھا تاہم بعد میں انہیں قانون کے مطابق بحال کر دیا گیا اور وہ دوبارہ ڈیوٹی پر آ گئے اس لئے بعد میں بھرتی کئے جانے والے سپرنٹنڈنٹ کو فارغ کر دیا گیا۔ Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) چیف لائبریرین پنجاب پبلک لائبریری کا اضافی چارج مسز عذرا عثمان (سینئر لائبریرین) کے پاس ہے جو کہ گریڈ 18 کی آفیسر ہیں اور 30 سالہ تجربہ کی حامل ہیں۔ ان کی ماہانہ تنخواہ 52,651/- روپے (بشمول الاؤنسز ہے) وہ کسی قسم کی دیگر مراعات نہیں لے رہیں۔ تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ "پنجاب پبلک لائبریری میں سال 2009 کے دوران کتنا سٹاف بھرتی کیا گیا نیز بھرتی کس نے کی اور کس بنیاد پر کی گئی ہے؟" اس کا مکمل جواب نہیں دیا گیا۔ وہاں پر جو سٹاف رکھا گیا تھا اس کا جواب آیا ہے۔ کس نے وہ سٹاف رکھا تھا اور کس بنیاد پر یہ بھرتی کی گئی ہے؟ اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ کیا یہ بھرتیاں باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے کر اور procedure کے مطابق کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بتائیں کہ بھرتیاں کرتے وقت procedure کو adopt کیا گیا تھا یا نہیں؟

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس حوالے سے ایک سوال پہلے بھی آیا تھا۔ سابقہ ایگزیکٹو کمیٹی کی طرف سے rules کی violation کی جاتی تھی۔ میرے پاس اس کا سارا ریکارڈ موجود ہے اور میں یہ محترمہ کو دے دیتا ہوں۔ وہ خود ہی اس کے rules and regulations اور

constitution بناتے تھے، اپنے بورڈ میں پاس کرتے تھے اور اس کے مطابق وہ اس لائبریری کو چلا رہے تھے اسی لئے ان سے اس لائبریری کا charge لے کر Board of Governors کو دے دیا گیا ہے جو کہ چیف سیکرٹری صاحب کی سربراہی میں بنایا گیا ہے تاکہ اس لائبریری کے معاملات بہتر ہو سکیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال آپ نے بھی سنا ہے۔ یہ میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں ہے۔ میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا اخبار میں اشتہار دیا گیا اور procedure کو adopt کیا گیا تھا یا نہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شاید محترمہ کو میری بات سمجھ نہیں آئی۔ میں نے یہ بتایا ہے کہ انہوں نے rules کو follow نہیں کیا اسی لئے تو اس کمیٹی کو وہاں سے نکالا گیا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جب rules کو follow نہیں کیا گیا تو پھر بھرتی کئے گئے لوگوں کو نکالا کیوں نہیں گیا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے explain کیا ہے اور اب دوبارہ بتا دیتا ہوں۔ ذرا یہ غور سے میری بات سن لیں۔ ان کی ایک ایگزیکٹو کمیٹی تھی جو بورڈ میں بیٹھ کر خود اپنے قوانین بنا سکتی تھی تو انہوں نے یہ سارے قوانین بنائے جن کی ساری تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ یہ مجھ سے لے لیں اور اس کو پڑھیں۔ اس کمیٹی نے rules بنا کر اس کی اپنے بورڈ سے منظوری حاصل کی اور پھر ان لوگوں کو بھرتی کر لیا گیا۔ انہوں نے پنجاب حکومت کے rules کو follow نہیں کیا۔ اُس وقت ایگزیکٹو کمیٹی کے پاس سارا اختیار تھا۔ یہ سلسلہ 1989 سے چلا آ رہا تھا جس کو ہم نے تبدیل کیا ہے۔ اگر اب ہم ان لوگوں کو نوکری سے نکالتے تو وہ عدالت میں چلے جاتے اور وہاں سے relief لے کر واپس آ جاتے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے ان سے 2009 میں ہونے والی بھرتی کے بارے میں پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ 2008 کے دوران سابقہ ایگزیکٹو کمیٹی نے جو نیا سروس سٹرکچر بنایا اس کے تحت اور ضروریات کے پیش نظر ایک سٹینو گرافر بی ایس۔15، ایک برسر بی ایس۔14، دو لائبریری اسسٹنٹ بی ایس۔9 اور ایک خاکروب بی ایس۔1 بھرتی کئے۔ ایک سپرنٹنڈنٹ بی ایس۔16 میں بھرتی کیا گیا جسے بعد میں محکمہ تعلیم کی ہدایت پر فارغ کر دیا گیا کیونکہ پہلے سے ایک سپرنٹنڈنٹ موجود تھا جنہیں جبری طور پر ریٹائر کر دیا گیا تھا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! وزیر موصوف بتا رہے ہیں کہ ہم نے 2009 میں چارج لیا اور 2009 میں ہی ہم نے ان لوگوں کو بھرتی کیا تو اس کا مطلب ہے کہ انہی لوگوں نے چارج لینے کے بعد ان لوگوں کو بھرتی کیا۔

جناب سپیکر: Question Hour کا وقت ختم ہوتا ہے۔

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ لاہور۔ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

*2273: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہائرایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ لاہور کو مالی سال 07-2006، 08-2007 اور 09-2008 میں کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی اور کتنی رقم کالج کے اپنے ذرائع سے حاصل ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کالج کی بلڈنگ اور دفتر کی تزئین آرائش پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس کالج کے پرنسپل کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) ان سالوں کے دوران پرنسپل کالج ہذا نے کتنے سرکاری وزٹ کس کس شہر اور غیر ممالک کے کس کس مقصد کے لئے کئے،ان کے ہر وزٹ پر کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل وزٹ وار مہیا کی جائے؟

(ہ) کالج ہذا کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اور یہ کس کس ماڈل کی ہیں،ان سالوں کے دوران ان گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول/ڈیزل پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(و) ان سالوں کے دوران پرنسپل کالج ہذا کے دفتر کی تزئین وآرائش پر سال وار کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف)

	2006-07	2007-08	2008-09
حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی سی سی گرانٹ	19,33,400/- روپے	15,35,200/- روپے	19,99,500/- روپے
حکومت کی طرف سے فراہم کردہ گرانٹ برائے تنصیب ٹیوب ویل خرچ بذریعہ PWD	Nil	Nil	25,00,000/-
کالج کے اپنے ذرائع سے حاصل ہونے والے فنڈز	53,21,573/- روپے	1,25,18,316/- روپے	1,37,38,247/- روپے

(ب)

بلڈنگ کی مرمت:تزئین وآرائش حکومت کی طرف سے خرچ بذریعہ PWD	80,000/- روپے	3,00,000/- روپے	19,00,000/- روپے
بلڈنگ کی مرمت کالج فنڈ سے بذریعہ کالج کونسل اور ڈویلپمنٹ کمیٹی	3,26,717/- روپے	4,66,093/- روپے	5,22,992/- روپے

(ج)

پرنسپل تنخواہ اے جی پنجاب نے ادا کی	6,87,468/- روپے	8,82,964/- روپے	10,07,784/- روپے
کالج سیکنڈ شفٹ کا معاوضہ بنیادی تنخواہ کا 30 فیصد بمطابق گورنمنٹ نوٹیفکیشن	54,000/- روپے	1,42,608/- روپے	1,60,140/- روپے
ٹی اے/ڈی اے	Nil	Nil	B.I.S.E راولپنڈی سے کلیم کیا۔

(د)

اندرون ملک سیکرٹری ہائرایجوکیشن کے احکامات سے راولپنڈی بورڈ انکوائری کے لئے گئے۔

بیرون ملک کوئی وزٹ نہ ہے۔

(ہ) دو بسیں ماڈل 1994 ایک عدد ٹیوٹا ہائی ایس، ٹریکٹر ماڈل 2004

مرمت سرکاری گاڑیوں کی کالج فنڈ سے	3,51,891/- روپے	3,49,572/- روپے	2,69,310/- روپے
سرکاری بس آتشزدگی کی وجہ سے مرمت۔ایضاً	-	-	4,95,000/- روپے
گاڑیوں کے ڈیزل کا خرچہ کالج فنڈ سے	3,72,696/- روپے	4,90,043/- روپے	5,91,466/- روپے

(و)

پرنسپل آفس کا فرش تبدیل کیا	30,000/- روپے	Nil	Nil روپے

پنجاب کے تعلیمی بورڈز میں اساتذہ کو پرچوں کی مارکنگ کے معاوضہ کی تفصیلات

*4946: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے تعلیمی بورڈز میں اساتذہ کو پرچوں کی مارکنگ کا کیا معاوضہ دیا جاتا ہے نیز کیا پرچوں کی مارکنگ کے لئے آنے والے اساتذہ کو کوئی سفری الاؤنس دیا جاتا ہے یا نہیں؟

(ب) کیا ایک تعلیمی بورڈ کے پرچے دوسرے بورڈز میں بھیجنے کا ایک طے شدہ طریق کار ہے یا ہر سال یہ پرچے مختلف تعلیمی بورڈز میں بھیجے جاتے ہیں؟

(ج) کیا پرچوں کی مارکنگ پر متعین اساتذہ کی اہلیت کا کوئی بنیادی معیار رکھا گیا ہے، اگر رکھا گیا ہے تو وہ کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سیکنڈری سکول امتحانات کے لئے پرچوں کی مارکنگ کا معاوضہ -/21 روپے فی جوابی کاپی اور انٹر میڈیٹ کے لئے -/27 روپے فی جوابی کاپی دیا جاتا ہے اور کوئی سفری الاؤنس نہیں دیا جاتا ہے جبکہ سیکنڈری سکول کے پریکٹیکل امتحانات کے لئے جوابی کاپیوں کی مارکنگ کا معاوضہ -/9 روپے اور انٹر میڈیٹ کے لئے -/15 روپے فی کاپی ہے اور اس کے علاوہ لوکل کنوینس اور ٹی اے/ڈی اے دیا جاتا ہے۔

(ب) میٹرک سطح کے پرچے بورڈ کی حدود میں واقع تعلیمی اداروں کے اساتذہ سے طے شدہ قوانین کے مطابق سنٹرلائزڈ پروگرام کے تحت مارک کروائے جاتے ہیں جبکہ انٹر میڈیٹ سطح پر پری میڈیکل گروپ، پری انجینئرنگ گروپ اور جنرل سائنس گروپ کے پرچے exchange پروگرام کے تحت پنجاب کے دوسرے بورڈز سے مارک کروائے جاتے ہیں۔Exchange

پروگرام سال پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے جس پر ہر بورڈ عمل کرتا ہے۔

(ج) پرچوں کی مارکنگ کے لئے اساتذہ کی اہلیت کا معیار یہ ہے کہ اساتذہ کرام گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں یا بورڈ سے الحاق شدہ تعلیمی اداروں میں پڑھا رہا ہو۔ یہ ضروری ہے کہ اگر کوئی استاد جس کلاس کے پرچوں کی مارکنگ کے لئے سب ایگزامینر بننا چاہتا ہو اس کلاس کو کم از کم تین سال کے عرصہ سے پڑھا رہا ہو اور اس امر کی تصدیق متعلقہ تعلیمی ادارے کا سربراہ کرتا ہے۔ ٹیچر کی کم از کم تعلیمی قابلیت برائے آرٹس مضامین (بی اے، بی ایڈ، او۔ٹی، اے۔ٹی اور سائنس مضامین کے لئے بی ایس سی، بی ایڈ، بی۔ایس۔ایڈ) ہوتی ہے اور انٹرمیڈیٹ کے لئے متعلقہ مضامین میں ماسٹرز ڈگری رکھتا ہو۔

کوئین میری کالج لاہور کو ملنے والی گرانٹ و دیگر تفصیلات

*5149: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوئین میری کالج لاہور کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی گرانٹ حکومت کی جانب سے جاری ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) اس کالج کو ان سالوں کے دوران کتنی رقم طالب علموں کی فیسوں کی مد میں اور دیگر کس مد سے حاصل ہوئی، تفصیل مد وار اور سال وار بتائیں؟

(ج) اس کالج میں کنٹین سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم ٹھیکہ کی مد میں وصول ہوئی اس کا ٹھیکہ کس کو کتنے میں دیا گیا ہے؟

(د) اس کالج کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) کوئین میری کالج میں گرانٹ ان ایڈ کی تفصیلات

2007-08	37,500,000/-
2008-09	37,500,000/-
سپلیمنٹری گرانٹ	20,000,000/-

(ب)

	2007-08	2008-09
ایڈمشن فیس	-/4,438,000	-/5,587,500
ٹیوشن فیس	-/31,644,000	-/36,081,480
ری ایڈمشن فیس	-/96,000	-/50,000
ہاسٹل روم رینٹ	-/170,100	-/160,000
رینٹ کنٹین	-/740,000	-/814,000
منافع فکس ڈپازٹ	-/1,092,500	-/1,092,500

(ج) سال 2007-08 اور 2008-09 میں کالج کی کنٹین کا ٹھیکہ کسی کو نہ دیا گیا بلکہ اچھی شہرت کی بنیاد پر پرانے ٹھیکیدار کو ہی مزید کنٹریکٹ (کرایہ) پر دے دیا گیا لہذا ان سالوں میں ٹھیکہ کی مد میں کالج نے کوئی رقم وصول نہ کی بلکہ کرایہ کی مد میں 2007-08 میں -/740,000 اور 2008-09 میں -/814,000 روپے وصول کئے گئے۔

(د) کالج کی عمارت میں کمروں کی کل تعداد 237 ہے۔

کوئین میری کالج لاہور میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*5150: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوئین میری کالج لاہور میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار بتائیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ اور کیڈر کی خالی ہیں؟

(ج) خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(د) ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں کتنی خالی ہیں اور کب سے خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں پُر کرنے کے لئے جلد از جلد اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) کوئین میری کالج میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل منسلکہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ کالج میں خالی اسامیوں کی تفصیل منسلکہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چونکہ کوئین میری کالج خود مختار ادارہ ہے لہذا گریڈ ایک تا17 کی اسامیاں اخبار میں اشتہار کے ذریعے پر کی جا رہی ہیں جبکہ 18 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کی جائیں گی۔اس پر بھی کام ہو رہا ہے۔

(د) مذکورہ سوال کا جواب منسلکہ (ب) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے، میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) تمام خالی اسامیوں کے لئے ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہے۔جلد ہی تعیناتی کا عمل شروع ہو جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ، کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7823: رانا آصف محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں واقع کالجز برائے بوائز و گرلز کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان کالجز میں ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تعداد گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت کب تک یہ اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں بوائز اور خواتین کالجز کی کل تعداد: (خواتین9+بوائز8= 17)

(ب) تفصیل برائے سکیل وار خالی اسامیاں (بوائز و خواتین کالجز) ضلع سیالکوٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لیکچرار خالی اسامیوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت ریگولر بنیاد پر تقرر کئے جا رہے ہیں۔ اسسٹنٹ پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی اسامیاں سنیارٹی کی بناء پر ڈیپارٹمنٹل کمیٹی کی طرف سے پروموٹ/تقرر کئے جا رہے ہیں جبکہ خالی اسامیوں کے خلاء کو عارضی طور پر fill کرنے کے لئے C.T.Is تقرر کئے جاتے ہیں۔

(د) گورنمنٹ پالیسی کے مطابق خالی اسامیوں پر موزوں امیدواروں کی تقرری کے لئے ادارہ پنجاب پبلک سروس کمیشن سے ہدایت لیتا ہے۔

لاہور۔گرلز کالجز کو فراہم کی گئی گرانٹ ودیگر تفصیلات

*7825: محترمہ ساجدہ میر: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر کے گرلز کالجز کو سال09۔2008اور10۔2009کے دوران سالانہ کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کس کس کی بلڈنگ تعمیر کی گئی،ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کس کس کالج کی عمارت خستہ حال اور کس کی عمارت طالبات کی تعداد سے کم ہے؟

(د) ان کالجوں کی عمارات کب تک تعمیر کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) مالی سال09-2008 اور 10-2009 کے دوران لاہور شہر کے گرلز کالجز کو سالانہ بجٹ (non-development)کے علاوہ اضافی گرانٹ برائے ڈویلپمنٹ فراہم کی گئی اس کی تفصیل یہ ہے۔

نمبر شمار	نام کالج	2008-09 ڈویلپمنٹ	2009-10 ڈویلپمنٹ
1	گورنمنٹ کالج برائے خواتین شاد باغ لاہور	-----	12.000
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید لاہور	-----	45.400
3	گورنمنٹ کالج برائے خواتین شاہدرہ لاہور	68.699	43.000
4	گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین لاہور کینٹ	-----	46.282
5	گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور	20.000	18.100
6	گورنمنٹ اپوا کالج لاہور	4.585	28.128
7	گورنمنٹ کالج گلشن راوی لاہور	-----	0.100
8	گورنمنٹ کالج برائے خواتین سمن آباد لاہور	16.877	30.000
9	گورنمنٹ کالج برائے خواتین وحدت کالونی لاہور	11.500	10.884
10	گورنمنٹ کالج واپڈا ٹاؤن لاہور	11.100	11.900
11	گورنمنٹ ماڈل کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن لاہور	-----	33.00
12	گورنمنٹ کالج برائے خواتین رائیونڈ لاہور	6.000	13.486
13	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ لکھپت لاہور۔(نیا کالج)	60.137	9.482
14	گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوالمنڈی لاہور	-----	44.344

(ب) ان سالوں کے دوران جن جن کالجز کی بلڈنگ تعمیر کی گئی ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل یہ ہے:-

نام کالج	کالج کی نوعیت	خرچ کردہ رقم	ریمارکس
1-گورنمنٹ اسلامیہ کالج	پوسٹ گریجویٹ بلاک	27.265ملین	کام مکمل ہو چکا ہے-
برائے خواتین لاہور کینٹ	کلاس رومز، کینٹین، لیبز	55.942ملین	
2-گورنمنٹ اسلامیہ کالج	اکیڈمک بلاک، ایڈمن بلاک،	43.194ملین	کام مکمل ہو چکا ہے-
برائے خواتین کوٹ لکھپت لاہور	سٹوڈنٹ ویٹنگ شیڈ، سٹوڈنٹ ٹائیلٹ		
3-گورنمنٹ کالج برائے	ملٹی ہال، کلاس رومز،	48.864ملین	کام مکمل ہو چکا ہے-
خواتین سمن آباد لاہور	پوسٹ گریجویٹ بلاک، کنٹین		
4-گورنمنٹ اپوا کالج	ایڈیشنل کلاس رومز	44.115ملین	88%کام مکمل ہو چکا ہے-
برائے خواتین لاہور			
5-گورنمنٹ کالج	کلاس رومز، ملٹی ہال، لائبریری لیبز	56.541ملین	کام مکمل ہو چکا ہے-
برائے خواتین گلبرگ لاہور	اور استقبالیہ		

(ج) لاہور کے کسی کالج کی عمارت خستہ حال نہ ہے-تاہم درج ذیل کالجز میں طالبات کی تعداد کے مقابلہ میں کمروں کی کمی ہے-

1- گورنمنٹ کلیتہ البنات کالج 15 لیک روڈ لاہور کی عمارت طالبات کی تعداد سے کم ہے-

2- گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور کی عمارت طالبات کی تعداد سے کم ہے-

(د) مندرجہ بالا کالجز کے پرنسپل صاحبان کو PC-1 کے لئے کہہ دیا گیا ہے-متعلقہ اتھارٹی سے PC-1 کی منظوری کے بعد ان کالجز کے کلاس رومز کی تعمیر شروع ہو جائے گی-

لاہور-خواتین کالجز میں لیکچرارز و پروفیسرز کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*7826: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں خواتین کے کل کتنے کالجز ہیں؟

(ب) کن کن کالجز میں لیکچرارز اور پروفیسرز کی کس کس گریڈ اور سبجیکٹ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) یہ اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) لاہور شہر میں خواتین کے کل چوبیس کالجز ہیں جن کی لسٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اسامیاں پُر کرنے کا عمل جاری ہے۔اب تک خواتین اسسٹنٹ پروفیسرز کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جاچکی ہے جبکہ لیکچرارز کی بھرتی کا عمل بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن جاری ہے۔

(د) یہ عمل اگلے چند ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

ضلع لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر سوشل ورک (زنانہ/مردانہ) کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*8066: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع لاہور میں محکمہ تعلیم میں اسسٹنٹ پروفیسر سوشل ورک (زنانہ/مردانہ) کی کل کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز یہ اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

اس امر میں تصدیق کی جاتی ہے کہ ضلع لاہور میں اس وقت زنانہ/مردانہ کالج میں سوشل ورک کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

پنجاب کی یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تقرری کی تفصیلات

*8070: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کی کن کن یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی ابھی تک تقرری عمل میں نہیں آئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) پنجاب کی کتنی یونیورسٹیوں میں کنٹریکٹ پر وائس چانسلرز کام کر رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) پنجاب کی تمام یونیورسٹیوں میں، ماسوائے پنجاب یونیورسٹی کے، وائس چانسلر تعینات ہیں جبکہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی مدت تعیناتی 2۔جنوری 2012 کو ختم ہوئی ہے۔

(ب) تمام وائس چانسلرز کی تعیناتی MP-II package کے تحت کنٹریکٹ پر چار سال کے لئے کی جاتی ہے اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی تعیناتی کے لئے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے سفارشات وزیر اعلیٰ پنجاب کو منظوری کے لئے بھجوادی ہیں۔

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج شرقپور کا قیام و دیگر تفصیلات

*8137: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج شرقپور ضلع شیخوپورہ کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) مذکورہ کالج میں کون کون سی کلاسز کا اجرا کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ ڈگری کالج میں اساتذہ اور عملہ کی تعداد کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) کالج ہذا کا قیام 2008 میں عمل میں آیا۔

(ب) مذکورہ کالج میں B.A/B.Sc کلاسز کا اجرا کیا جا چکا ہے۔

(ج)

منظور شدہ اسامیاں گزیٹڈ	=	11	نان گزیٹڈ	=	14	کل	=	25
پُر شدہ اسامیاں	=	10		=	4		=	14
خالی اسامیاں	=	01		=	10		=	11

پنجاب یونیورسٹی میں ریسرچ بورڈ کا اجلاس و دیگر تفصیلات

*8139: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں ریسرچ بورڈ کا اجلاس سال میں کتنی مرتبہ ہوتا ہے؟

(ب) سال 2009 میں اس بورڈ کا اجلاس کتنی مرتبہ ہو چکا ہے نیز اس اجلاس میں کن کن موضوعات کی منظوری دی گئی؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں ریسرچ بورڈ میں کل کتنے ممبران ہیں نیز ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے مئی 2009 میں ہونے والے ریسرچ بورڈ کے اجلاس میں پی ایچ ڈی کے چار موضوعات کی منظوری دی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) پنجاب یونیورسٹی کیلنڈر Vol-1 2002 کے مطابق سال میں کم از کم دو دفعہ ایڈوانس سٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ کا اجلاس کروانا لازمی ہے۔ بہر حال وائس چانسلر جب چاہیں بورڈ کا اجلاس بلا سکتے ہیں۔

(ب) سال2009 میں پنجاب یونیورسٹی ایڈوانس سٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ کا اجلاس 11 مرتبہ منعقد ہوا اور ان اجلاس میں 107 موضوعات کی منظوری دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی ایڈوانس سٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ کے ممبران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی نہیں۔ پنجاب یونیورسٹی ایڈوانس سٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ کا اجلاس مورخہ 04-05-09 اور 05-05-09 کو منعقد ہوئے جن میں مورخہ 04-05-09 کو 16 جبکہ مورخہ 05-05-09 کو چار پی ایچ ڈی موضوعات کی منظوری دی گئی۔

لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسرز و سٹاف کے لئے بنائی گئی ہاؤسنگ کالونی کی تفصیلات

*8328: جناب اعجاز احمد خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسرز اور ایڈمنسٹریٹو سٹاف کے لئے ہاؤسنگ کالونی بنائی گئی ہے؟

(ب) اس کالونی میں پلاٹس کس criteria کے تحت دیئے گئے ہیں اگر criteria کو follow نہ کیا گیا ہے تو ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) جن غیر مستحق افراد کو پلاٹس الاٹ کئے گئے ہیں کیا حکومت ان کی الاٹمنٹس منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) حکومت کی سوسائٹی مذکورہ کے کمرشل پلاٹس کے بارے میں کیا پالیسی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ اور ملازمین کو رہائشی پلاٹ دینے کے لئے رائیونڈ روڈ پر ایک سکیم شروع کی گئی۔

(ب) ہاؤسنگ سکیم کے تمام معاملات سنڈیکیٹ کی بنائی گئی انتظامی کمیٹی سرانجام دے رہی ہے اور اس کمیٹی اور وائس چانسلر سے منظور شدہ criteria کے تحت پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں۔کوئی بھی الاٹمنٹ پالیسی کے خلاف نہیں دیا گیا ہے۔

(ج) تمام پلاٹس طے شدہ الاٹمنٹ پالیسی کے تحت دیئے گئے ہیں۔کسی غیر مستحق فرد کو پلاٹ نہیں دیا گیا ہے۔

(د) یونیورسٹی کی زمین کے حوالے سے حکومت کوئی پالیسی نہیں بناتی بلکہ یونیورسٹی سنڈیکیٹ، ایکٹ کے سیکشن 26 کے تحت مکمل خود مختار ہے کہ کمرشل ایریا پنجاب یونیورسٹی کے متعلق قوانین بنائے اور اس کی پالیسی بھی پنجاب یونیورسٹی کی نامزد کردہ انتظامیہ طے کرے گی۔

ضلع وہاڑی۔گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالجز فار بوائز / گرلز میں بسوں کی فراہمی کا معاملہ

*8591: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز و گرلز وہاڑی میں بسوں کی سہولت موجود ہے؟

(ب) اگر نہیں تو حکومت کب تک مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز وہاڑی میں بس کی سہولت میسر نہیں ہے تاہم گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار گرلز میں ایک بس کی سہولت میسر ہے۔

(ب) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے کالجز کو بسوں کی فراہمی کے لئے ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوادی ہے جس میں مذکورہ دونوں کالجز کے لئے ایک ایک بس کی فراہمی کی منظوری حاصل کی جارہی ہے۔اگر وزیر اعلیٰ پنجاب نے ان کالجز کے لئے بسوں کی خریداری کے لئے رقم کی منظوری دے دی تو اسی مالی سال 12-2011 میں ان کالجز کو بسوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضلع وہاڑی، گرلز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8596: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں لڑکیوں کے لئے کل کتنے کالجز ہیں؟

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار وومن وہاڑی میں لیکچرارز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار وومن وہاڑی میں فرنیچر کی کمی کی وجہ سے طالبات زمین پر بیٹھتی ہیں؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لیکچرارز کی اسامیوں کو پُر کرنے اور فرنیچر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع وہاڑی میں لڑکیوں کے لئے کل آٹھ کالجز ہیں۔

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین وہاڑی میں خالی اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔	لیکچرار	12
2۔	اسسٹنٹ پروفیسرز	05
3۔	ایسوسی ایٹ پروفیسرز	05

(ج) بلاشبہ فرنیچر کی کمی ہے تاہم طالبات زمین پر نہیں بیٹھتیں۔فرنیچر کی کمی کو دوسرے کالجز سے مستعار لے کر پورا کیا گیا ہے۔فرنیچر کی کمی کو دور کرنے کے لئے P&D کو فنڈز کی فراہمی کے لئے درخواست کر دی گئی ہے۔جونہی مطلوبہ فنڈز فراہم کئے جائیں گے یہ کمی دور کر دی جائے گی۔تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) گورنمنٹ کے پاس پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے سلیکٹیز کی فہرست برائے تعیناتی لیکچرارز پہنچ چکی ہے جس سے خالی اسامیوں پر تعیناتی کی جا رہی ہے۔کوششیں جاری ہیں جلد از جلد اس معاملہ کو حل کر لیا جائے گا۔

پی پی۔53 فیصل آباد میں کالجز (بوائز و گرلز) کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8643: میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔53 فیصل آباد میں کتنے کالجز (بوائز و گرلز) کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں منظور شدہ ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کتنی ہیں، کتنی اسامیاں کس کس جگہ خالی ہیں اور کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان میں کس کس کالج میں پرنسپل کی اسامی خالی ہے؟

(د) ان میں طالبات / طلباء کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(و) حکومت ان کالجوں کے مسائل حل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ز) اگر کوئی کالج نہ ہے تو بتایا جائے کہ حکومت یہ سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) اس وقت حلقہ پی پی۔53 میں کوئی کالج نہ ہے لہذا تمام سوالات کی معلومات nil تصور کی جائے۔

(ب) -do-

(ج) -do-

(د) -do-

(ہ) -do-

(و) -do-

(ز) نئے کالج کے قیام کے ضمن میں جیسے ہی محکمہ ہائر ایجوکیشن سے رابطہ کیا جائے گا۔اس پر بمطابق قانون جلد از جلد کارروائی کی جائے گی۔

گورنمنٹ گرلز کالج چیچہ وطنی میں خالی اسامیوں کی تفصیلات

*8924: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج چیچہ وطنی میں کس کس مضمون کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) متذکرہ بالا خالی اسامیاں کب تک پُر کر لی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) گورنمنٹ کریسنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چیچہ وطنی میں خالی اسامیوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پرنسپل کی تعیناتی بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 19-01-12 عمل میں لائی جا چکی ہے تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) لیکچرارز کی تعیناتی کا عمل PPSC کی طرف سے بھرتی کی سفارشات کی موصولی کے بعد شروع کر دیا گیا ہے جبکہ اسسٹنٹ پروفیسرز کی خالی اسامیوں کا تعلق پروموشن کوٹا سے ہے۔ اس پر تعیناتی کے سلسلہ میں محکمانہ پروموشن کمیٹی کی ایک میٹنگ دسمبر 2011 میں ہوئی جس میں تقریباً 40 خواتین لیکچرارز کی پروموشن کی سفارش کی گئی جبکہ فروری کے پہلے عشرہ میں دوبارہ محکمانہ پروموشن کمیٹی کی میٹنگ متوقع ہے۔امید ہے کہ اہل افراد کی پروموشن کے ساتھ ہی ان خالی اسامیوں پر تعیناتی کر دی جائے گی۔ محکمہ اس ضمن میں تمام تر کوششیں بروئے کار لا رہا ہے۔

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز بورے والا میں میسنگ فیسلٹی کی تفصیلات

*9118: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز بورے والا میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ب) کالج ہذا میں ٹیچنگ سٹاف، نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں گریڈ اور اسامی وار بتائیں، خالی اسامیوں کی تفصیل سے بھی آگاہ کریں؟

(ج) اس کالج میں سی ٹی آئی کتنے، کب سے کام کر رہے ہیں، ان کو ماہانہ کتنا معاوضہ دیا جارہا ہے کیا ان کو معاوضہ کی ادائیگی باقاعدگی سے ہو رہی ہے؟

(د) اس کالج کی بلڈنگ طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہے؟

(ہ) اس میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(و) کیا حکومت اس کالج کے مذکورہ مسائل حل کرنے کو تیار ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) کالج میں کلاس وار طلباء کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ایم اے/ایم ایس سی	بی اے/بی ایس سی	ایف اے/ایف ایس سی
279	800	2906

(ب) ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اسامیاں مع گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
1	پروفیسرز(BS-20)	02	00
2	ایسوسی ایٹ پروفیسر(BS-19)	14	04
3	اسسٹنٹ پروفیسرز(BS-18)	36	05
4	لیکچرارز(BS-17)	53	18
5	ڈی پی ای(BS-16)	02	02
6	لائبریرین(BS-16)	01	01

نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت کالج ہذا میں کوئی C.T.Is کام نہیں کر رہا ہے لیکن نومبر 2010 تا مئی 2011 درج ذیل C.T.Is مختلف شعبوں میں کام کرتے رہے ہیں C.T.Is نے مبلغ دس ہزار روپے ماہانہ وصول کیے جو باقاعدگی سے ادا کر دیئے گئے۔

مضامین

تعداد CTI	ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	بائیولوجی	کیمسٹری	فزکس
04	01	01	01	01

(د) جی، نہیں۔کالج کی موجودہ عمارت طلباء کی تعداد کے مطابق نہ ہے۔

(ہ) مذکورہ بالا کالج میں missing facilities کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	تفصیل اشیاء	تعداد
1	کلاس رومز، لیبارٹریز (فزکس، کیمسٹری، جغرافیہ / شماریات)	10
2	آڈیٹوریم	01
3	رہائش گاہیں برائے اساتذہ کرام	05
4	رہائش گاہیں برائے عملہ	04
5	واٹر ٹربائن مع پائپ لائن برائے ہوسٹل	01
6	پارکنگ سٹینڈ برائے سائیکل، موٹر سائیکل و کار	03
7	بیرونی دیوار کی تعمیر برائے ہوسٹل و مین کیمپس	01
8	ٹربائن	01
9	ہوسٹل برائے 200 طلباء	01

(و) جی ہاں! محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مذکورہ بالا کالج کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک منصوبہ جس کی لاگت 122.918 ملین روپے ہے، کی منظوری دے دی ہے اور رقم کی فراہمی کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری بھی ارسال کر دی گئی ہے۔رقم کی منظوری اور فراہمی کے بعد اس منصوبے پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

گورنمنٹ گرلز کالج بورے والا میں کمروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9119: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج بورے والا کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کتنے کمرے استعمال میں ہیں اور کتنے خستہ حال ہیں؟

(ج) اس میں ٹیچنگ سٹاف، نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں گریڈ اور اسامی وار بتائیں نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) اس کالج میں کون کون سی missing facilities ز ہیں اور انہیں حکومت حل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) کالج ہذا کی عمارت 26 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) کالج ہذا کے تمام کمرے استعمال میں ہیں اور کوئی بھی کمرہ خستہ حال نہیں ہے۔

(ج) ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام اسامیاں مع گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
1	پروفیسرز (BS-20)	00	00
2	ایسوسی ایٹ پروفیسرز (BS-19)	02	02
3	اسسٹنٹ پروفیسرز (BS-18)	10	04
4	لیکچرارز (BS-17)	23	04
5	ڈی پی ای (BS-16)	02	01
6	لائبریرین (BS-16)	01	00

نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام اسامیاں مع گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
1	ہیڈ کلرک (BS-14)	01	01
2	سینئر کلرک (BS-09)	01	00
3	جونیئر کلرک (BS-07)	02	00
4	لائبریری کلرک (BS-07)	02	01
5	سینئر لیکچرار اسسٹنٹ (BS-10)	02	00
6	لیکچرار اسسٹنٹ (BS-07)	03	00
7	لیبارٹری اٹینڈنٹ (BS-02)	07	00
8	مالی / بیلدار (BS-02)	04	00
9	چوکیدار (BS-02)	02	01

10	نائب قاصد(BS-02)	03	00
11	بلاوی(BS-02)	02	00
12	خاکروب(BS-02)	02	00

(د) کالج ہذا میں missing facilities کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1	ایڈمن بلاک	-2	لائبریری
-3	آڈیٹوریم	-4	کمپیوٹر لیب
-5	کار شیڈ	-6	فرنیچر
-7	باؤنڈری وال کی اونچائی		

مندرجہ بالا missing facilities کی فراہمی کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک مشترکہ سمری برائے missing facilities مورخہ 11-11-29 کو بھجوائی ہے جس میں منصوبہ جات اور رقم کی فراہمی کی منظوری طلب کی گئی ہے۔اس سمری کی منظوری کے بعد ہی اس کالج کی missing facilities کی فراہمی کے بارے میں حتمی رائے قائم کی جا سکے گی۔

فیصل آباد۔گورنمنٹ کالج برائے خواتین کارخانہ بازار کی تفصیلات

*9122: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین کارخانہ بازار فیصل آباد میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ب) کالج کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے مزید کتنے کمروں کی ضرورت ہے؟

(ج) اس کالج میں خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار بتائیں؟

(د) اس میں تعینات سی ٹی آئی کے نام، عہدہ اور ماہانہ معاوضہ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف)

سال اول	=	1084
سال دوم	=	1034
سال سوم	=	1049
سال چہارم	=	799
کل تعداد	=	3966

(ب)

موجودہ کمروں کی تعداد	50عدد
مزید کمروں کی ضرورت	20عدد

(ج)

نام عہدہ	گریڈ	خالی اسامیاں
اسسٹنٹ پروفیسر	18	2
لیکچرار سیاسیات	17	ایک
لیکچرار انگریزی	17	ایک
لائبریرین	17	ایک

(د) کوئی نہیں۔

ضلع فیصل آباد-کالجز کے مسائل اور ان کے حل کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*9123: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین اور گونمنٹ کالج برائے خواتین گلشن کالونی فیصل آباد میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کلاس وار بتائیں ؟

(ب) ان کالجز میں بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے، کتنے ہال اور لیب ہیں ؟

(ج) ان کالجز میں ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار بتائیں ؟

(د) ان کالجز کے پاس طالبات کے لئے کتنی ٹرانسپورٹ ہے ؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

سال اول	=	177
سال دوم	=	206
سال سوم	=	71
سال چہارم	=	48

(ب)

کمروں کی تعداد 6	ہال ایک	اور	لیب	3

(ج)

نام اسامی	گریڈ	تعداد
لیکچرار فزیکل ایجوکیشن	17	01

(د) کالج میں ٹرانسپورٹ کی سہولت نہیں ہے۔

صوبہ میں کالجوں کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ماتحت کرنے کی تفصیلات

*9174:انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں کل کتنے کالجوں کو بورڈ آف ڈائریکٹرز یا بورڈ آف کونسل کے ماتحت کیا گیا ہے؟

(ب) ان کالجوں کو ان کے ماتحت کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ کالجوں کو ان کے ماتحت کرنے سے ان کالجوں کا بجٹ کون فراہم کرتا ہے؟

(د) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں سے فیس کے علاوہ کون کون سے اضافی اخراجات وصول کئے جائیں گے؟

(ہ) ان کالجوں کے ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کون کرے گا؟

(و) ان کالجوں میں بھرتی کرنے کی مجاز اتھارٹی کون ہو گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) صوبہ پنجاب میں 26 گورنمنٹ کالجوں کو بورڈ آف گورنرز کے تحت کیا گیا ہے جو بڑے احسن طریقہ سے کام کر رہے ہیں۔

(ب) گورنمنٹ کالجز کو آرڈیننس 1960 کے تحت بورڈ آف گورنرز کے ماتحت کیا جاتا ہے۔شق نمبر (i)4 کے مطابق فنانشل اینڈ ایڈمنسٹریٹو اور بہتر کنٹرول / مینجمنٹ فراہم کرنے کے لئے بورڈ آف گورنرز بنائے گئے ہیں۔

(ج) گرانٹ آف اٹانومی حاصل کرنے والے کالجوں کو گورنمنٹ آف پنجاب گرانٹ ان ایڈ فراہم کرتی ہے۔

(د) فی الحال کسی کالج میں فیس کے علاوہ کسی قسم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

(ہ) ایسے ملازمین کو گورنمنٹ آف پنجاب تنخواہیں ادا کرے گی۔

(و) گریڈ ایک تا 16 کے ملازمین کو بھرتی کرنے کا اختیار پرنسپل کو ہے۔

رحیم یار خان میں کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9186: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان میں کل کتنے کالجز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار بتائیں؟

(ج) کیا ان کالجوں کی عمارات ان کی ضروریات کے مطابق ہیں؟

(د) ان کالجوں کے سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) حکومت ان کالجوں میں خالی اسامیاں پُر کرنے اور ان کے تمام بنیادی مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل چار تحصیلیں ہیں۔ہر تحصیل میں دو کالجز ہیں (ایک گرلز اور ایک بوائز) اس طرح ضلع رحیم یار خان میں کالجز کی کل تعداد آٹھ ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان کے گورنمنٹ بوائز کالجز میں کل خالی اسامیوں کی تعداد

BS-17 60، BS-18 8، BS-19 11

ضلع رحیم یار خان کے گورنمنٹ گرلز کالجز میں کل خالی اسامیوں کی تعداد

BS-17 22، BS-18 9، BS-19 4

(ج) جی ہاں! گورنمنٹ کالجوں کی عمارتیں بالکل ان کی ضروریات کے مطابق ہیں۔

(د) گورنمنٹ کالجوں کے سال 2009-10 کا بجٹ -/13,24,33,000 روپے ہے اور سال 2010-11 کا بجٹ -/18,22,64,000 روپے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام کالج	بجٹ سال 2009-10	بجٹ سال 2010-11
خواجہ فرید گورنمنٹ P/G کالج R.Y.K	38,800,000	54,128,000
گورنمنٹ P/G کالج (خواتین) R.Y.K	26,424,000	33,419,000
گورنمنٹ ڈگری کالج صادق آباد	12,312,000	18,533,000
گورنمنٹ کالج (خواتین) صادق آباد	6,916,000	11,878,000
گورنمنٹ P/G کالج خانپور	19,033,000	25,230,000
گورنمنٹ کالج (خواتین) خانپور	10,949,000	15,225,000
گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) لیاقت پور	9,698,000	13,752,000
گورنمنٹ کالج (خواتین) لیاقت پور	8,301,000	10,099,000

(ہ) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب لیکچرار کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے تقریباً 2500 اسامیوں کی PPSC, requisition کو بھیج چکی ہے۔دیگر گریڈز میں بھی اساتذہ کی ترقی اور بھرتی کا عمل جاری ہے علاوہ ازیں ٹیچرز کی کمی کو پورا کرنے کے لئے C.T.Is بھی بھرتی کئے جارہے ہیں امید ہے جلد اساتذہ کی کمی کو پورا کر لیا جائے گا۔

راولپنڈی میں گرلز کالجز کی تفصیلات

*9191: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی میں خواتین کے لئے کتنے کالجز ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(د) ان کالجوں میں کس کس کی بلڈنگ زیر تعلیم طالبات کی تعداد کے مطابق نہ ہے؟

(ہ) کیا ان کالجوں کے پاس طالبات کو pick and drop کے لئے کتنی بسیں ہیں، تفصیل کالج وار بتائیں؟

(و) کیا حکومت ان کالجوں کے تمام مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) راولپنڈی میں خواتین کے لئے 19 کالجز ہیں۔

(ب) ان کالجوں کی منظور شدہ اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کالجوں میں missing facilities کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) صرف گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین موہن پورہ راولپنڈی کی عمارت زیر تعلیم طالبات کی تعداد کے مطابق نہ ہے۔

(ہ) Pick and Drop کی سہولت راولپنڈی کے دو کالجوں میں موجود ہے جن کے نام مع بسوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1	گورنمنٹ کالج برائے خواتین سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی	04 بسیں
2	گورنمنٹ وقار النساء کالج برائے خواتین راولپنڈی	02 بسیں

(و) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے راولپنڈی کے مندرجہ ذیل گرلز کالجز میں ضروریات کے مطابق ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کر دیا ہے اور یہ محکمہ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2011-12 میں شامل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	کالج کا نام	لاگت منصوبہ
1	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ظفر الحق روڈ	40.774 ملین روپے
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین مری روڈ	44.918 ملین روپے
3	گورنمنٹ کالج برائے خواتین خیابان سر سید	33.929 ملین روپے
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین وقار النسآ	20.000 ملین روپے
5	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈھوک کالا خان	10.000 ملین روپے
	کل لاگت	149.591 ملین روپے

مندرجہ ذیل کالجز کے لئے موجودہ مالی سال میں ایک مشترکہ سمری برائے missing facilities وزیر اعلیٰ پنجاب سے منظور کروالی گئی ہے اور ان منصوبوں پر جلد عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین مسلم ٹاؤن	44.666 ملین روپے
گورنمنٹ کالج برائے خواتین پشاور روڈ	20.000 ملین روپے
کل لاگت	64.666 ملین روپے

مندرجہ ذیل کالجز میں NLC کے ذریعے تمام ضروری سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں اور منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹنچ بھاٹا	37.720 ملین روپے
گورنمنٹ کالج برائے خواتین سیٹلائیٹ ٹاؤن	49.650 ملین روپے
کل لاگت	87.370 ملین روپے

مندرجہ ذیل کالجز میں ٹرانسپورٹ کی سہولت کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ موجودہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2011-12 میں شامل ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	کالج کا نام	بسوں کی تعداد
1	گورنمنٹ کالج برائے خواتین سیٹلائیٹ ٹاؤن	05
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین پشاور روڈ	02
3	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ظفر الحق روڈ	01
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین خیابان سر سید	01

اس کے علاوہ باقی ماندہ کالجز کی ضروریات کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور آنے والے مالی سال میں ان منصوبہ جات کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے گا۔

راولپنڈی میں بوائز کالجز و یونیورسٹیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9192: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی میں کتنے بوائز کالجز اور یونیورسٹیز ہیں ان کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) ان میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تعداد گریڈ وار بتائیں؟

(ج) خالی اسامیاں پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کس کس کالج میں پرنسپل کی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) راولپنڈی شہر میں بوائز کالجز کی تعداد چار ہے اور ایک پیر مہر علی شاہ ایرڈ ایگریکلچر یونیورسٹی راولپنڈی میں ہے۔کالجز کے نام یہ ہیں۔

1- گورنمنٹ کالج اصغر مال راولپنڈی
2- گورنمنٹ گورڈن کالج راولپنڈی
3- گورنمنٹ کالج سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
4- گورنمنٹ حشمت علی اسلامیہ کالج راولپنڈی

(ب) ان کالجز میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسامیاں وقتاً فوقتاً پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کی جاتی ہیں تاہم فوری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے C.T.Is بھرتی کرنے کی اجازت دے رکھی ہے جبکہ 2500 مردانہ وزنانہ اسامیوں پر پبلک سروس کمیشن کا بھرتی کا عمل جاری ہے۔

(د) تمام بوائز کالجز میں پرنسپل کام کر رہے ہیں ماسوائے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بوائز سیٹلائیٹ ٹاؤن جس میں مورخہ 11-09-25 سے ڈی ڈی او کام کر رہے ہیں۔

ضلع جہلم، پنجاب یونیورسٹی کیمپس کے قیام کی تفصیلات

*9265: جناب محمد فیاض: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم میں پنجاب یونیورسٹی کیمپس کے قیام کے لئے جی ٹی روڈ پر نو تعمیر شدہ جوڈیشل کمپلیکس کی عمارت نامزد کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کیمپس کے قیام کے لئے عدلیہ اور یونیورسٹی ارکان پر مشتمل کمیٹی نے جہلم میں موقع کا معائنہ کیا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ میٹنگ / معائنہ کب اور کہاں منعقد ہوا جن افراد نے حصہ لیا ان کے نام، عہدہ جات نیز ہونے والے فیصلوں سے بھی آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ میٹنگ میں مقامی ممبر پنجاب اسمبلی کو شامل نہیں کیا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی، نہیں۔یونیورسٹی کے قیام کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے موقع کا معائنہ کیا اور اس میں مندرجہ ذیل افراد شامل تھے۔

نمبر شمار	عہدہ
1	چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ
2	سیکرٹری، محکمہ اعلیٰ تعلیم
3	وائس چانسلر جامعہ پنجاب
4	کمشنر راولپنڈی ڈویژن
5	راجہ محمد افضل (سابقہ ممبر قومی اسمبلی)

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے لیکن مذکورہ بالا کمیٹی کا اجلاس بروز اتوار مورخہ 10-12-12 موقع پر منعقد ہوا اور اس میں مندرجہ بالا ممبران نے شمولیت کی۔اس اجلاس کے نتیجے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک سمری بھجوائی گئی۔جو فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی، ہاں! مذکورہ بالا کمیٹی کی تشکیل وزیر اعلیٰ پنجاب نے کی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: آج کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے تو تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔Question Hour ختم ہو گیا ہے تو تعلیمی بورڈز کے حوالہ سے بات ہو رہی تھی تو انہوں نے صفحہ نمبر 14 پر specifically لکھا کہ ہم سٹوڈنٹس کو صرف ایک سے پانچ نمبر دیتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جتنے بھی correct systems کئے ہیں، انہوں نے کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر جتنا بھی پیسا خرچ کیا ہے جب بچہ

600/600 روپیہ دے کر اُس سارے process سے گزر کر بورڈ میں آتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ آپ کو صرف ایک نمبر دیا جائے گا۔ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے اور پورے process کو follow کرنے کے بعد غلطی نکالنے کے بعد اگر سٹوڈنٹ کو ایک نمبر دیا جائے۔ میری بیٹی ڈاکٹر عروج امجد جو اس وقت ماشاء اللہ Entomology میں specialization کر رہی ہے اُس کے ایف ایس سی کے امتحان میں شاعر کا نام کچھ اور تھا اور بورڈ نے answer sheet پر اساتذہ کو غلط نام بھیجا تھا جس کی وجہ سے اُس کے دس نمبر کاٹے گئے جس کی وجہ سے اُسے پرائیویٹ میڈیکل کالج میں پڑھنا پڑا۔ ایک سے پانچ نمبر دینے کی پالیسی کو اس معزز ایوان میں discuss کریں، کہیں پر بھی question of remarking کا کوئی سسٹم نہیں ہے اور اگر کوئی غلطی پکڑی بھی جائے تو جھونگے میں ایک نمبر دینا اس پنجاب کے تعلیمی نظام کی سب سے بڑی زیادتی ہے۔ اس چیز کی طرف توجہ فرمائیں اور اگر ہو سکے تو اس پر discussion کر کے اس Rule کو بدلنے کی کوئی نہ کوئی کوشش کریں۔ پندرہ نمبر کا ایک سوال جو ہے ہی غلط اُس کے لئے جھونگے کا ایک سے پانچ تک نمبر دینا کسی طرح کا انصاف نہیں۔ وہ ننھے منے بچے جو اپنی زندگی اور پوری انرجی بورڈ والوں کی غلطی کی وجہ سے suffer کرتے ہیں میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ یہاں پر ایک بحث کرانے کے بعد ایک ترمیم لائی جائے کہ ایک سے پانچ نمبر کا جھونگا اپنے پاس ہی رکھیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ لکھ پڑھ کر کوئی چیز ایوان میں لے آئیں پھر اس معاملہ کو دیکھتے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا بھی ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ کل آپ نے ایک commitment کی تھی کہ آج پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ ایوان میں وہ نوٹیفکیشن پڑھ کر سُنائیں گے جس کے مطابق ملازم کو 95 ہزار روپے میں ایک کنال زمین دی جاتی ہے اور عام لوگوں کو ایک کنال زمین 5 لاکھ روپے میں دی جاتی ہے۔ کل انہوں نے کہا تھا کہ یہ زمین کورٹ کے آرڈر کے تحت دی جاتی ہے لیکن کورٹ کا کوئی ایسا آرڈر نہیں ہے۔ میرا نشاندہی کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایوان میں جو commitments کی جاتی ہیں انہیں پورا بھی کروایا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ تشریف رکھتے ہیں۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ وہ اس کا جواب لے کر کل خود ایوان میں حاضر ہوں، otherwise اُن کے خلاف ایکشن ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے بھی ایک request کرنی ہے۔ ہماری ایک معزز شخصیت مشاہد اللہ صاحب نے کل سینیٹ میں کہا ہے کہ منسٹر نہیں آتے تو وینا ملک کو بُلا لیں۔ یہاں پر بھی منسٹر نہیں آتے تو اُن کے لئے کوئی مہیا کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ میں کوئی ایسی بات نہیں سُننا چاہتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس بات کو چھوڑیں۔ چودھری ظہیر الدین خان کی تحریک التوائے کار نمبر 1415/11 کو pending کروایا گیا تھا۔ چودھری صاحب موجود نہیں ہیں۔۔۔ لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے لیکن وہ وزیر قانون سے اس تحریک کا جواب لے سکتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے، یہ تحریک پڑھی گئی تھی لیکن وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔ لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 8/12۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔

پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈوں میں آن لائن سسٹم کے تحت طلباء وطالبات سے کروڑوں روپے اکٹھے کرنے کے باوجود ڈیٹا رجسٹرڈ نہ ہونے کا انکشاف

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق "آن لائن سسٹم کے خاتمے کے بعد مارچ میں ہونے والے میٹرک کے امتحانات میں 12 لاکھ طلباء کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا" تعلیمی بورڈ نے کمپیوٹر رجسٹریشن کے لئے -/100 روپے فی فارم وصول کئے۔ مینول سسٹم کے لئے دوبارہ -/100 روپے کی وصولی شروع۔ امیدوار نئی پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ آٹھوں بورڈز کے طلباء کو دفاتر کے دھکے کھانا پڑیں گے۔ والدین میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ پنجاب کے آٹھوں تعلیمی بورڈوں کے ناکارہ اور ناقص آن لائن سسٹم کی بھینٹ چڑھنے والے میٹرک کے کم و بیش 12 لاکھ طلباء و طالبات ایک نئے مخمصے میں پھنس گئے ہیں جس سے ان کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے۔ سیکنڈری بورڈ لاہور سمیت پنجاب بھر کے آٹھوں بورڈوں نے آن لائن سسٹم کے نفاذ پر نویں جماعت کے 12 لاکھ سے زائد طلباء وطالبات کی کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن کے لئے طلباء وطالبات سے -/100 روپے فی فارم بھی وصول کئے تھے۔ اس طرح تعلیمی بورڈوں نے طلباء وطالبات سے آن لائن سسٹم کے تحت ڈیٹا رجسٹرڈ کرنے کے نام پر کروڑوں روپے بھی اکٹھے کئے۔ آن لائن سسٹم کے ناکارہ اور ناقص ہونے پر ایک طرف جہاں طلباء وطالبات کا کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا ضائع ہو گیا وہاں طلباء وطالبات سے مینول طریقہ سے رجسٹریشن کرنے کے لئے ان سے ایک مرتبہ پھر -/100 روپے فی فارم وصول کرنا شروع کر رکھا ہے جس پر لاکھوں طلباء وطالبات کو میٹرک کے ہونے والے سالانہ امتحانات میں رول نمبرز سلپس نہ ملنے کے ممکنہ خدشے

کے باعث لاکھوں طلباء وطالبات ایک نئے مخمصے میں پھنس گئے ہیں۔ جس کے بارے میں طلباء کے والدین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ میٹرک کے سالانہ امتحانات کی رول نمبر سلپس جاری ہونے پر 80 فیصد طلباء کو رول نمبر سلپس جاری نہیں ہو سکیں گی جس کی وجہ سے طلباء کو لاہور بورڈ سمیت آٹھوں بورڈوں میں لاکھوں طلباء وطالبات کو بورڈوں کے دفاتر میں دھکے کھانے پڑیں گے۔ اس بناء پر طلباء کا میٹرک کے امتحانات میں شرکت بھی خدشات کا شکار ہو کر رہ گئی ہے اور طلباء نے کمپیوٹرائزڈ کے بعد اب مینول ڈیٹا کے نام پر -/100 روپے فی فارم وصول کرنے پر شدید احتجاج کیا ہے اور آئے روز پراسسنگ کے نام پر کروڑوں روپے اکٹھے کرنے پر طلباء اور والدین میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ اس میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے طلباء سب سے زیادہ متاثر ہوں گے اس لئے طلباء نے تعلیمی بورڈوں میں رجسٹریشن نہ ہونے پر باقاعدہ چکر لگانا شروع کر رکھے ہیں اور تعلیمی بورڈوں کے ملازمین نے چکر لگانے والے طلباء کی ایک بڑی تعداد کو ریکارڈ نہ ہونے پر ٹال مٹول سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔
آن لائن سسٹم کی خرابی، -/100 روپے کی زائد وصولی اور تعلیمی بورڈوں میں طلباء کا ڈیٹا اور جسٹریشن کے ریکارڈ کے غائب ہونے اور میٹرک کے سالانہ امتحان میں بروقت رول نمبر سلپس کی وصولی نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ پنجاب کے تمام طلباء وطالبات میں شدید بے چینی غم وغصہ اور اضطراب پایا جا رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2012/10 بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

صوبہ میں چوری ہونے والی گاڑیوں کا ریکارڈ مرتب نہ ہونے کی وجہ سے چوری شدہ گاڑیوں کے کاروبار میں اضافہ

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق "وڈیرے چوری کی گاڑیوں کے خریدار، موثر نظام نہ ہونے کے باعث ملک بھر میں کاروبار" چوری اور چھینی جانے والی گاڑیوں کا ریکارڈ مرتب کرنے کا نظام قائم نہ ہوا، سرکاری تحویل میں گاڑیوں کے پرزے بھی غائب ہونے لگے۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ سالانہ اربوں روپے مالیت

کی چوری و چھینی جانے والی قیمتی گاڑیوں کا ریکارڈ مرتب رکھنے کا نظام نہ ہونے کے باعث شہریوں کی قیمتی گاڑیاں کھٹارہ بن جاتی ہیں یا پھر "سرکاری تحویل" میں آنے والی گاڑیوں کے پرزہ جات چوری ہو کر فروخت ہو جاتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق صوبائی دارالحکومت سمیت دیگر اضلاع میں سرگرم چوروں وڈاکوؤں کے گروہوں کے ارکان کے دیگر شہروں میران شاہ، مردان، صوابی، ڈیرہ اسماعیل خان، علاقہ غیر، وزیرستان کے علاوہ افغانستان اور کشمیر میں موجود بااثر افراد سے رابطے ہیں جو اپنے اپنے علاقوں میں چوری کی گاڑیوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ وڈیرے بھی ایسی گاڑیوں کے خریدار ہوتے ہیں۔ یہ بااثر افراد اپنی ڈیمانڈ کے مطابق کار چوروں کو گاڑی کا نمبر اور ماڈل بتاتے ہیں جو یہ چرانے کے بعد چند روز کے لئے شہر میں ہی موجود اپنی کسی جگہ، کسی پارکنگ سٹینڈ، ہسپتال یا داتا دربار کی بیسمنٹ میں کپڑا ڈال کر کھڑا کر دیتے ہیں اور چند روز بعد ان کی نمبر پلیٹیں تبدیل کر دیتے ہیں۔ ان گروہوں کے بارے میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ایسے عناصر نے محکمہ ایکسائز کے باہر کام کرنے والے ایجنٹس کی مدد سے جعلی بکس بھی بنا رکھی ہیں جن پر گاڑیوں کے لیٹر نمبر دوسرے شہروں کے درج ہوتے ہیں اور انجن و چیسیز نمبر کے علاوہ ماڈل کا خانہ خالی ہوتا ہے۔ ایک ذرائع کے مطابق یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ چوری و چھینی جانے والی زیادہ تر گاڑیوں کا استعمال چاروں صوبوں کے ان علاقوں و دیہاتوں وغیرہ میں ہو رہا ہے جہاں جاگیردارانہ نظام ہے کیونکہ ایسے علاقوں میں قانون اور تھانے برائے نام ہوتے ہیں جہاں پر کوئی پولیس والا کسی کو پوچھتا نہیں۔ صوبہ پنجاب میں دن بدن بڑھتی ہوئی گاڑیوں کی چوری کی وجہ سے صوبہ کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جا رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2012/14 محترمہ آمنہ الفت صاحبہ اور محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

پھتوپورہ (گجرات) نجی سکول کی عمارت گرنے سے
تین بچے جاں بحق اور متعدد زخمی

محترمہ قمر عامر چودھری: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ

"جنگ" مورخہ 11۔جنوری 2012 کی خبر کے مطابق "گجرات کے نجی سکول کے کلاس روم کی چھت گرنے سے تین بچے جاں بحق اور 19 زخمی"۔ تفصیل یوں ہے کہ متعلقہ ہسپتال کی انتظامیہ کے مطابق زخمی بچوں میں سے پانچ کی حالت انتہائی تشویشناک ہے جبکہ سکول کا مالک روپوش ہو گیا ہے۔ گجرات کے علاقہ پھتوپورہ کی انتہائی تنگ گلیوں میں واقع ایک بوسیدہ عمارت میں واقع نجی سکول کے کلاس روم کی چھت اس وقت اچانک گر گئی جب کلاس روم میں بیٹھے معصوم بچے بوسیدہ عمارت کی چھت تلے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ رپورٹ کے مطابق چھت گرنے سے تین بچے موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے جبکہ اُنیس شدید زخمی ہو گئے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ ٹی ایم اے کی جانب سے کئی بار سکول انتظامیہ کو عمارت بوسیدہ ہونے کے بارے میں نوٹس جاری کئے جا چکے تھے مگر پرائیویٹ سکول کے مالک نے پیسے بنانے کے لالچ میں اپنے سکول پر کوئی توجہ نہ دی جس کی بناء پر اتنا بڑا سانحہ رونما ہوا ہے۔

جناب سپیکر! دراصل ہمارے صوبہ میں ہزاروں نہیں لاکھوں کے حساب سے گلی محلوں میں پرائیویٹ سکول بغیر کسی سرکاری اجازت کے کھلے ہوئے ہیں۔ نجی سکولوں کی رجسٹریشن کرتے وقت حکومت اس جانب توجہ ہی نہیں دیتی کہ آیا متعلقہ سکول گورنمنٹ کے criteria پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ خصوصاً دیہاتوں اور قصبوں میں بنے ہوئے پرائیویٹ سکولوں کی بوسیدہ عمارتیں ہونے کے باوجود محکمہ تعلیم اُس سکول کی رجسٹریشن کر دیتی ہے۔ گجرات کے علاقہ پھتوپورہ کے نجی سکول کی چھت گرنے کی وجہ سے جو ناخوشگوار واقعہ ہوا ہے اس سے نہ صرف گجرات بلکہ صوبہ میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں خصوصاً والدین میں شدید پریشانی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سیمل کامران صاحبہ اور چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سیمل کامران صاحبہ اور چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ تحریک بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 35/2012 محترمہ سیمل کامران صاحبہ اور محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

واسا کے افسران کی ملی بھگت سے لاہور میں پانی کے جعلی کنکشن لگانے کا انکشاف

محترمہ قمر عامر چودھری: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 13۔جنوری2012 کے مطابق لاہور واسا کے ڈپٹی ڈائریکٹرز، ریونیو افسران اور فیلڈ انسپکٹروں کی ملی بھگت سے شہر لاہور میں 20ہزار جعلی کنکشن لگوا دیئے گئے ہیں۔ پانی کے ایک گھریلو کنکشن کی سرکاری طور پر فیس -/2350روپے اور کمرشل کنکشن کی فیس -/5500روپے ہے۔ اس کے برعکس ایک ہزار روپے لے کر غیر قانونی کنکشن لگا دیئے جاتے ہیں اور ان سے ہر ماہ پانی کی فیس بھی غیر قانونی طور پر وصول کی جا رہی ہے۔ عوامی حلقوں نے واسا افسران کی اس کھلم کھلا لوٹ کھسوٹ پر شدید احتجاج کیا کہ اس کرپشن کا براہ راست اُن پر اثر پڑتا ہے اور انہیں پانی کے بل بڑھا چڑھا کر بھیجے جاتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے واسا کے متعلقہ حکام کے خلاف فوری اور جلد کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور غیر قانونی کنکشن ختم کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 38/2012 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی جانب سے ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

مینٹل ہسپتال لاہور کا بند دروازہ مرمت نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق "فنڈ کا اعلان، دماغی ہسپتال میں تعمیراتی کام شروع نہ ہوئے" قدیم دروازہ تاریخی ورثہ قرار، معاملہ وزارت خزانہ اور محکمہ آثار قدیمہ میں گھومنے لگا۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ لاہور کے واحد دماغی ہسپتال کا 110 سالہ پرانا تاریخی دروازہ مرمت کرنے کے لئے گزشتہ چھ ماہ سے بند ہے جس سے مریضوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ تعمیر و مرمت کا کام سرخ فیتے کا شکار ہو کر ابھی تک

شروع بھی نہیں کیا جا سکا۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ سائنسز کے دروازے اور اس سے ملحقہ عمارت کو تاریخی ورثہ قرار دیئے جانے کی وجہ سے وزیراعلیٰ نے یکم جولائی 2011 کو 5.2 ملین روپے کے فنڈز جاری کرنے کے احکامات دیئے تھے جبکہ اس منصوبہ کا پی سی۔ا بھی اکتوبر میں منظور کیا جا چکا ہے۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ سائنسز کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر نصرت حبیب کے مطابق معاملہ صوبائی وزارت خزانہ اور آثار قدیمہ کے درمیان ہے۔ آثار قدیمہ کے ذرائع کے مطابق ابھی تک محکمہ کے اکاؤنٹ میں اس حوالے سے فنڈز منتقل نہیں ہوئے۔ دماغی ہسپتال کے دروازے کی مرمت کے کام میں دیر کی وجہ سے مریضوں اور ان کے لواحقین میں شدید بے چینی، اضطراب اور غم وغصہ پایا جا رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 42/2012 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 50/2012 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 58/2012 بھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اس سے اگلی تحریک التوائے کار نمبر 64/2012 مہر اشتیاق احمد صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، مہر اشتیاق احمد صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ علوم ابلاغیات میں کئی سالوں سے خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنا

مہر اشتیاق احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کا ادارہ علوم ابلاغیات جو میڈیا کی تعلیم دینے کا برصغیر کا قدیم ترین اور پاکستان کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے پروفیسر کی تقرری کا منتظر ہے۔ اس وقت حقیقت حال یہ ہے کہ ادارہ میں کوئی ایک

بھی پروفیسر تعینات نہ ہونے کے باوجود پنجاب یونیورسٹی نے 09-2008 میں مشتہر ہونے والی پروفیسر کی اسامیوں پر سلیکشن بورڈ کا انعقاد نہیں کرایا۔ اس وقت پروفیسر کی تین اسامیاں تاحال خالی پڑی ہوئی ہیں۔ جن کو انتظامیہ جان بوجھ کر پُر نہیں کر رہی اور تاخیری حربے استعمال کر رہی ہے۔ ادارہ علوم ابلاغیات میں اس وقت صرف ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر تعینات ہے جبکہ ایسوسی ایٹ پروفیسر کی دو اسامیاں 2004 میں مشتہر ہونے کے باوجود تاحال سلیکشن بورڈ کی منتظر ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی نے ادارہ علوم ابلاغیات میں لیکچرار اور اسسٹنٹ پروفیسر کی خالی اسامیوں کا اشتہار 3۔ نومبر 2011 کے اخبارات میں شائع کرایا۔ درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 5۔ دسمبر 2011 تھی جو سرکاری چھٹی ہونے کی وجہ سے بڑھ کر 7۔ دسمبر 2011 ہو گئی تھی۔ وائس چانسلر نے اپنے ہنگامی اختیارات بروئے کار لاتے ہوئے لیکچرار کی خالی اسامی کے لئے سلیکشن بورڈ کا انعقاد کرا دیا جبکہ اسسٹنٹ پروفیسر کے لئے سیلیکشن بورڈ نہیں کرایا۔ اس وقت ادارے میں اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کے عہدے غیر اہم ہو کر رہ گئے ہیں اور صرف اور صرف لیکچرار کی بھرتیوں پر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ ان تحاریک التوائے کار کے notice مجھے ابھی موصول ہوئے ہیں لہذا یہ بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 77/2012 جناب غلام حبیب اعوان صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 78/2012 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔

گڑھی شاہو لاہور کے سیوریج کا ٹھیکہ غیر رجسٹرڈ فرم کو دینے سے حکومتی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر کے مطابق گڑھی شاہو میں سیوریج ڈالنے کے لئے واسا نے 15 کروڑ روپے کا

ٹھیکہ غیر رجسٹرڈ فرم کو دے دیا جو تین ماہ میں مکمل نہ ہو سکا اور حکومتی خزانہ کو بھاری نقصان۔ تفصیل کے مطابق محکمہ واسا کے اعلیٰ افسران کا فنی نقائص پر مبنی 15 کروڑ روپے مالیتی منصوبہ قواعد وضوابط کے برعکس غیر رجسٹرڈ فرم کو دینے کا انکشاف، سیوریج کا گندا پانی کنٹونمنٹ ڈرین میں ڈالنے کے لئے محکمہ ماحولیات این او سی اور کنٹونمنٹ بورڈ سے ڈسپوزل پمپ کی اجازت بھی حاصل نہ کی گئی جس سے خزانے کو بھاری نقصان اٹھانا پڑے گا۔ محکمہ واسا میں کرپشن کا سلسلہ عروج پر ہے۔ افسران اور ٹھیکیداروں میں مبینہ گٹھ جوڑ کے باعث ناقابل عمل منصوبوں پر کروڑوں روپے قومی سرمایہ سے ضائع کئے جا رہے ہیں۔ ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ گڑھی شاہو میں سیوریج ڈالنے کے لئے ٹھیکہ ایسی فرم کو دیا گیا جس کی رجسٹریشن منسوخ ہو چکی تھی جبکہ قواعد وضوابط کے مطابق ایسی فرم کو ٹھیکہ اور ورک آرڈر نہیں دیا جا سکتا جس کی رجسٹریشن درست نہ ہو تاہم محکمہ واسا نے فنی نقائص پر مبنی منصوبہ 8۔ جولائی 2011 کو غیر رجسٹرڈ فرم کے نام کر دیا جبکہ 19۔ جولائی کو ورک آرڈر بھی جاری کر دیا گیا۔ اس کا انکشاف فرم کے رجسٹریشن کروانے پر ہوا۔ معاہدہ کے مطابق منصوبہ 18۔ اکتوبر 2011 تک 90 دن میں مکمل ہونا تھا۔ مزید برآں ماسٹر پلان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سیوریج لائن بلندی کی جانب لے جائی جا رہی ہے جس کے لئے ڈسپوزل پمپ لگایا جائے گا جس سے بجلی کا بلاوجہ استعمال بھی بڑھے گا۔ کنٹونمنٹ ڈرین جو صرف بارشی پانی کے لئے مختص ہے اس میں سیوریج کا پانی ڈالنے اور تکنیکی نقائص کو دُور نہ کرنے سے مسائل بڑھ جائیں گے۔ اگر مفاد عامہ کی خاطر کنٹونمنٹ ڈرین میں سیوریج لائن ڈالنا ناگزیر ہو تو محکمہ کو پہلے مکمل منصوبہ بندی کرنی چاہئے جو تکنیکی نقائص سے پاک ہو اور عوام کے مفاد میں ہو نہ کہ چند راشی افسران کے۔ گڑھی شاہو منصوبہ میں ٹینڈروں کے اجراء سے تعمیرات کے خلاف قانونی اقدامات کئے گئے ہیں کیونکہ جس فرم کو 48 قطر کی 2400 فٹ اور 18 قطر کی ایک ہزار فٹ سیوریج لائن ڈالنے کا کنٹریکٹ دیا گیا اس کی رجسٹریشن اور سابقہ کارکردگی کو ملحوظ نہ رکھا گیا اور اس فرم نے سال 2012 میں رجسٹریشن کروائی جس میں گزشتہ سال کا جرمانہ ادا کیا گیا جو اس امر کی واضح دلیل ہے کہ واسا افسران اس میں ملوث ہیں اور ان کے ایماء پر ٹھیکہ دیا گیا۔ حق تو یہ ہے کہ محکمہ میں موجود ایسی کالی بھیڑوں کو عبرت ناک سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی بھی قومی خزانے کو ضائع نہ کر سکے۔ اس تمام صورتحال سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب محمد نوید انجم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر انتہائی اہم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوید انجم صاحب! آپ بڑے محترم ہیں مگر میں آپ کو تحاریک التوائے کار کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر ٹائم دیتا ہوں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! آپ بھی ہمارے لئے بڑے محترم ہیں لیکن میری بات سن لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن اس طرح نہیں ہو گا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! حضرت میاں میر ہمارے بہت بڑے بزرگ تھے اور محترمہ کی تحریک التوائے کار میں گندے نالے کا نام اُن کے نام پر لکھا گیا ہے۔ اب وزیر اعلیٰ صاحب نے اس نام کو تبدیل کر کے کنٹونمنٹ ڈرین رکھ دیا ہے لہذا اس تحریک میں جہاں جہاں حضرت میاں میر ڈرین لکھا گیا ہے اس کو delete کر کے کنٹونمنٹ ڈرین لکھا اور پڑھا جائے۔ میری صرف یہ التجا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ ڈرین کا اگر نام تبدیل ہو گیا ہے تو اس نام کو تبدیل کر دیا جائے۔ اسی طرح جب آئندہ بھی کوئی تحریک التوائے کار آئے تو کنٹونمنٹ ڈرین کے نام سے ہی آئے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 81/2012 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور کی انتظامیہ کا جینیٹوریل سروسز میں خلاف قواعد بھرتی سے حکومتی خزانے کو ماہانہ لاکھوں روپے کا نقصان

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک خبر کے مطابق سروسز ہسپتال انتظامیہ نے janitorial service کے لئے قواعد و ضوابط کے برعکس بھرتی شروع کر دی جس سے حکومت کو لاکھوں روپے کا اضافی نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ دوسری جانب پہلے سے ہی بھرتی شدہ janitorial service کے درجنوں ملازمین حاضری ریکارڈ کے مطابق ہسپتال کی بجائے اعلیٰ افسران کے گھروں میں کام کرنے کے علاوہ ڈیوٹی سے غائب پائے جا رہے ہیں۔ ان کی ماہانہ بننے والی تنخواہ میں بھی خورد بُرد کی جا رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق سروسز ہسپتال کی جانب

سے janitorial services کے لئے پہلے سے ہی 249 لوگ سرکاری طور پر رکھے گئے ہیں جبکہ صفائی کا نظام بہتر نہ ہونے کے باعث چار سال قبل janitorial service کا ٹھیکہ دیگر ہسپتالوں کی طرح نجی کمپنی کے حوالے کیا گیا اور ان سے یہ معاہدہ طے پایا گیا کہ 140 ملازمین نجی کمپنی فراہم کرے گی اور باقی ملازمین سرکاری سطح پر ہسپتال کی انتظامیہ بھرتی کرے گی۔ سرکاری سطح پر بھرتی، درجنوں ملازمین ہر ماہ غائب رہتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق یہ غائب شدہ ملازمین افسران کے گھروں میں کام کر کے چلے جاتے ہیں اور ہسپتال میں ان کی حاضری لگا دی جاتی ہے۔ ہسپتال انتظامیہ کی جانب سے حاصل کی جانے والی janitorial service کی نسبت صرف ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں ورکرز کو تقریباً 24 لاکھ روپے ماہانہ اضافی اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ایک خطیر رقم خرچ کرنے کے باوجود ہسپتال میں صفائی کا نظام کسی سے پوشیدہ نہ ہے۔ اس تمام صورتحال سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 82/2012 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ قمر عامر چودھری کی طرف سے ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک اینڈ وائلڈ لائف کا بروقت حفاظتی اقدامات نہ کرنے سے چڑیا گھروں اور پولٹری فارموں میں جانوروں کی ہلاکت میں مسلسل اضافہ

محترمہ خدیجہ عمر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 19۔جنوری 2011 کے مطابق لاہور سمیت پنجاب بھر میں رانی کھیت وباء کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ مرغیوں، پرندوں اور چڑیا گھر میں رانی کھیت کی بیماری انتہائی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ لاہور کے چڑیا گھروں میں سو سے زائد مور ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ پولٹری فارموں میں مرغیوں کی ہلاکت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ شدید سردی کے باعث پھیلنے والی مہلک بیماری رانی کھیت کے حفاظتی ٹیکے نہ لگانے سے رواں سیزن میں لاکھوں روپے مالیت کے پرندوں کے ختم ہونے کا احتمال ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک اینڈ وائلڈ لائف پنجاب کی جانب سے بروقت حفاظتی اقدامات نہ کرنے سے حالات مزید خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ پولٹری فارم کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے حلقوں نے حکومت سے

مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بیماری کو پھیلنے سے روکنے کے لئے فوری اقدامات کرے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 87/2012 ڈاکٹر محمد افضل کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 93/2012 محترمہ سیمل کامران اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار ختم ہو گئی ہیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! حال ہی میں سرگودھا سے ضلع چنیوٹ تک بنائی گئی ایک سڑک پر کروڑوں اور اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ پچاس کلومیٹر روڈ کا فاصلہ ہے جس میں روزانہ پچیس سے تیس بڑے حادثات ہوتے ہیں۔ مزید اس روڈ پر آج تک سینکڑوں جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور سینکڑوں لوگ معذور ہو چکے ہیں۔ میری حکومت پنجاب سے استدعا ہے کہ پچاس کلومیٹر فاصلہ پر محیط سڑک کو کھلا کیا جائے کیونکہ وہ بہت تنگ سڑک ہے۔ اسی طرح stone supply کی منڈی وہاں پر ہے جس کی وجہ سے تقریباً پانچ ہزار ٹرک اس سڑک سے گزرتے ہیں۔ ضلع چنیوٹ سے تعلق رکھنے والے الیاس چنیوٹی صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہیں۔ بہر حال میں حکومت پنجاب سے استدعا کرتا ہوں کہ اس سڑک کو double کیا جائے یا one way کیا جائے کیونکہ وہاں پر آئے روز لوگ ہڑتال کرتے ہیں، روڈ بلاک رکھتے ہیں جبکہ وہاں پر دو شوگر ملوں کی وجہ سے گنے کا بھی بڑا pressure ہے جس سے روزانہ حادثات ہوتے ہیں لہذا میری یہ request ہے کہ کھلا روڈ بنا دیا جائے تاکہ وہاں پر روزانہ ہونے والی strike ختم ہو سکے اور آئے دن رونما ہونے والے حادثات کنٹرول ہو سکیں۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! گلبرگ میں جہاں "پیس" بن رہا ہے تو آٹھ سال پہلے ایک سڑک بند کی گئی تھی اور یہ وہ سڑک ہے جو Q بلاک کو N بلاک سے ملاتی ہے کیونکہ درمیان میں ایک کچی آبادی اور ایک انتہائی قیمتی پارک ہے جسے بالکل تباہ کر دیا گیا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ لاء منسٹر

صاحب سے کہیں کہ ٹی ایم اے گلبرگ کو بلایا جائے۔آٹھ سال سے ایک full fledged road بند ہے جس پر پہلے بجری ڈالی جاتی رہی چونکہ پچھلے دو سال سے "پیس"بند پڑا ہے، پارک تو ختم ہونا ہی تھا لیکن آج تک وہاں لوگوں کا بُرا حال ہے کیونکہ انہیں راستے سے محروم کر دیا گیا ہے۔ٹی ایم اے گلبرگ کو بلا کر ان سے پوچھا جائے کہ آٹھ سال سے ایک سڑک کو کیوں بند کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! Right of way تو نہیں لیا جا سکتا اور میرا خیال ہے کہ شیخ صاحب آپ سے مل لیتے ہیں اور انہیں بلا کر بیٹھ کر اسے rectify کروا دیں۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: شکریہ۔جناب سپیکر! میرا معاملہ بھی اسی نوعیت کا ہے کہ میرا تعلق ضلع وہاڑی سے ہے جہاں main road سے جتنے بھی linked Roads ملتے ہیں، پہلے یہ ہوتا تھا کہ ہر سال سڑکوں کی مرمت ہوتی تھی لیکن بد قسمتی سے پچھلے پانچ چھ سالوں سے linked roads چاہے وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے under ہیں یا پنجاب کونسل کے، جس طرح بھی ان کی نوعیت ہے، ان کی repairing پچھلے پانچ چھ سالوں سے نہیں ہوئی جس کی وجہ سے اب ان کی اتنی بری حالت ہو گئی ہے کہ وہاں سڑک پر چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے اور لوگ سڑک پر چلنے کی بجائے کچی سڑک پر چلنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔اگر اس طرف توجہ دی جائے تو میرا خیال ہے کہ پنجاب بھر میں یہی صورتحال ہے کہ repairing کا بجٹ اضلاع میں نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے سڑکوں کی مرمت نہیں ہو رہی اور بہت سے مسائل درپیش ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے جس میں

The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2012 (Bill No 2 of 2012) Minister for Law to introduce the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2012.

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana-Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce:

> "The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2012."

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rules 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report up to 29th February 2012.

محترمہ فائزہ احمد ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! جب ہم سرکاری کارروائی کرتے ہیں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سرکاری کارروائی ختم کر دی ہے اب آپ بتائیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے تو ہم کیسے کارروائی کرتے ہیں اس کی مجھے سمجھ نہیں آتی اور ہم ہر روز یہ صورتحال دیکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی مہربانی کہ آپ نے سرکاری کارروائی ختم کرنے کے بعد کورم کی نشاندہی کی ہے۔ جی، گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ سٹیٹ بنک کے بڑھتے ہوئے قرضوں کے بارے میں ایک اپوزیشن کے ایک ممبر کی طرف سے تحریک التوائے کار پیش ہوئی تھی جس پر دو گھنٹے بحث رکھی گئی تھی لیکن بد قسمتی سے اسے اپوزیشن نے ہی kill کر دیا چونکہ کورم پورا نہیں ہے اس لئے آج کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 30۔جنوری 2012 سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔